

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز سوموار مورخہ 14 مارچ 2016ء بمطابق 04 جمادی

الثانی 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہرتاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
يَلْبَسُنَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَصْبِرْ عَلَيَّ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ  
الْأُمُورِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرْحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝  
وَأَقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاعْظُمْنَ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ۔

(ترجمہ): پیٹا نماز کی پابندی رکھنا اور (لوگوں کو) اچھے کاموں کے کرنے کا امر اور بری باتوں سے منع کرتے  
رہنا اور جو مصیبت تجھ پر واقع ہو اس پر صبر کرنا۔ بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ اور (ازراہ غرور) لوگوں  
سے گال نہ پھلانا اور زمین میں اٹک نہ چلنا۔ کہ خدا کسی اترانے والے خود پسند کو پسند نہیں کرتا۔ اور اپنی چال  
میں اعتدال کئے رہنا اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیونکہ (اوپنی آواز گدھوں کی ہے اور کچھ شک نہیں  
کہ) سب آوازوں سے بُری آواز گدھوں کی ہے۔ وَاخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جَزَاكُمُ اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ رَبِّ اَشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِي ۝ وَاَحْلِلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِيْ۔

### نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Madam Deputy Speaker: We will start with the Question Answer session. First Question No. 2711, Ms: Romana Jalil. She is not here, lapsed. Next Question, Mr Mehmood Ahmad Khan Bittani, Question No. 2712. I think he is on leave, he did phone this morning, so lapsed, he is on leave. Question No. 2713 again from Bittani Sahib and he is on leave, so lapsed. Question No. 2714, again from Bittani Sahib, and he is on leave and this is lapsed. Question No. 2715, Syed Muhammad Ali Shah Sahib, lapsed. Question No. 2716 again from Syed Muhammad Ali Shah Sahib, not here, lapsed. Question No. 2718 again from Syed Muhammad Ali Shah Sahib, not here, lapsed. Question No. 2726, Muhtramma Uzma Khan Sahiba, not here, lapsed. Question No. 2826, Muhtramma Uzma Khan Sahiba, not here, lapsed. I think it is raining outside that's why people haven't come. Next Question is 2758, Muhtram Janab Sahibzada Sanaullah Sahib. Is he present here?

Sahibzada Sanaullah: Yes.

Madam Deputy Speaker: Yes, carry on.

تپوس او کرمی، پلیز د سوال۔۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اول د کوئسچن دغہ او وایہ، پلیز۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: زما دا کوم کوئسچن دے، دا د زلزلی متعلق دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہ، Please, read the number، د کوئسچن نمبر او وایہ۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: 2758، 2758۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔

\* 2758 \_ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر امداد بحالی و آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حالیہ زلزلہ کے متاثرین کو خوراک اور رہائش کی مد میں امداد دی گئی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) PK-91، PK-92 اور PK-93 میں تفصیلاً امداد کی لسٹ، یونین کونسل وائز اور گاؤں کی بنیاد فراہم کی جائے؛

(ii) امدادی پیکیجز کی تفصیل (آئٹم وائز) اور متعلقہ ادارے کا نام بمعہ NGOs بتایا جائے؟

محترمہ نرگھس (پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد، بحالی و آباد کاری): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) PK-91، PK-92 اور PK-93 میں امداد کی لسٹ یونین کونسل وائز ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) امدادی پیکیجز کی تفصیل آئٹم وائز ایوان کو فراہم کی گئی۔

(iii) امدادی پیکیجز مقامی انتظامیہ نے کمیٹی کے ذریعے کی ہے جو مقامی ناظمین، پولیس، پاک آرمی، پٹواری اور لیوی سپاہیان پر مشتمل تھیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: دا کوم جواب چہی ملاؤ شوے دے نو د دہی جواب تفصیل چہی خنگ سوال دے، ہم دغہ شان نہ دے ملاؤ شوے، صرف دیونین کونسل ذکر شوے دے، نہ دہغی سرہ دہغہ خلقو لسٹ دے، نہ متعلقہ چا چہی کوم پراجیکٹ یا این جی او چہی کوم سامانونہ ورکری دی، دہغی لسٹ دے۔ نو زہ بہ پہ دہی خہ خبرہ کوم؟ پکار خودا وہ چہی کوم تفصیل ما غوبنتلے وو، دہغہ تفصیل مطابق جواب راغلے وے نو ما بہ پہ ہغی جواب بیا خبرہ کری وے۔

Madam Deputy Speaker: Okay. Arif Sahib, do you want to say something?

جناب بخت بیدار: میڈم! زما ہم پہ دہی یو ضمنی دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تاسو بہ ہلہ کوئی چہی اول جواب ورکوی، پلیز تاسو تہ راخم زہ بیا۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): تھینک یو، میڈم۔ میڈم! یہ جو اس میں سوال پوچھا گیا ہے، اس میں اگر آپ تفصیل سے دیکھیں، اس میں انہوں نے امداد کی لسٹ اور یونین کونسل وائز لسٹ مانگی ہے۔ اور اس میں امدادی پیکیجز کی جو ڈیٹیل ہے وہ انہوں نے مانگی ہے اور این جی او کے بارے میں پوچھا ہے کہ آیا کوئی این جی او دے رہی ہے یا نہیں دے رہی؟ تو اس میں جو جواب ہے وہ بڑی ڈیٹیل سے ہے کہ یہ جو

امدادی پیکیج ہے مقامی انتظامیہ نے کمیٹی، ایک اس میں کمیٹی بنائی گئی تھی جس میں ناظمین، پولیس، پاک آرمی، پٹواری اور وہاں کے علاقے کے جو بڑے ہیں ان کی وجہ سے یہ دی گئی ہے اور ڈی سی دیتا ہے جی۔ ڈی سی کو یہ ساری جو پیمنٹ ہوتی ہے ان کے تھرو یہ جو پیکیج ہوتا ہے یہ جو پیکیج بنا کے یہ پھر وہ دیتے ہیں جی اور اس میں جو اب ڈیٹیل سے دیا ہوا ہے اور انہوں نے صرف یونین کونسل کی لسٹ مانگی ہے اور یونین کونسل کی ساری لسٹ اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اور میڈم! اس میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس میں Discrimination کسی کے ساتھ نہیں کی گئی ہے۔ جو مقامی لوگوں نے نام دیئے اور ان لوگوں کی Recommendation پر یہ ساری جو تفصیل ہے، جتنا یہ جو آیا تھا ان کے مطابق زلزلے کے جو متاثرین تھے ان کو دیا گیا تھا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر! دی ورور خبرہ بنہ و کبرہ چہ انتظامیہ ور کبری دی، تاسو دا سوال لبر او گورئ، ما وئیل چہ امدادی پیکیجز کسبہ تفصیل، خہ تفصیل دے؟ دغہ چہ کوم خہ Blankets یا خہ لیکلی دی یا زہ پہ دہ سوال باندہی دا ورور زمونہ پوہہ شوے نہ دے، میں تو کہتا ہوں کہ آکٹم وائرز آپ متعلقہ ادارے کا نام بمعہ این جی اوز بتائیں، طریقہ کار لہ خو وروستوراخو۔

Madam Deputy Speaker: Arif Yousaf Sahib! Do you want to say something else?

Special Assistant for Law: Yes, Madam.

میڈم! یہ دوبارہ پھر میں وہی کہوں گا، انہوں نے کہا ہے کہ یہ جو امدادی پیکیج کی تفصیل تو آپ اگر پیچہ آپ جائیں جو پیچہ اٹیچ ہے اس کے ساتھ، لف ہے (الف)، (ب) اور یہ اس کے آگے جو لسٹ ہے ساری۔ اس میں تفصیل سے اس میں بتایا گیا ہے کہ سب ڈویژن وائرز، یونین کونسل وائرز Detail of the cheques People جو issue to the earthquake Detail of the بعد پھر اس کے بعد subdivision wise distribution of relief items دونوں کا دیا گیا ہے دونوں کی جو تفصیل ہے جو اب میں ہے اگر دیکھیں پھر اس میں ڈیٹیل میں لکھا ہوا ہے اور آپ نے این جی او کا کہا ہے تو این جی او کے تھرو کچھ بھی نہیں دیا گیا ہے جو مقامی، اور یہ جو امدادی پیکیج ہیں اس میں آپ یہ دیکھیں، Blankets ہیں، Tents ہیں، Mats ہیں، فوڈ پیکیج ہے۔ یہ سارا کچھ اس میں لکھا ہوا ہے اگر آپ کو پھر

بھی کوئی اعتراض ہے یا آپ اس کے علاوہ کوئی سوال ہے تو آپ بالکل بتائیں یہاں پہ ہمارے موجود ہیں ان سے بات کر لیں گے لیکن اس میں ڈیٹیل بھی موجود ہے جس طریقے سے لوگوں کو سامان دیا گیا وہ بھی ہے، این جی او کے تھر و کوئی بھی نہیں دیا گیا اور جو سامان دیا گیا ہے اور جس ڈیپارٹمنٹ نے دیا جس نے یا جس علاقے میں یہ دیر ہے اور شرینگل ہے، واڑی ہے، اس طرح ٹوٹل (الف) پہ آپ دیکھیں یہ لگا ہوا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی پھر یہ آئیٹمز ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بخت بیدار صاحب! تاسو کب نینٹی، تاسو تہ و ایم۔

معاون خصوصی برائے قانون: اور ریلیف جو آئیٹمز ہیں اس کا بھی دیا ہوا ہے جو جو ریلیف آئیٹمز ہیں، Blankets ہیں، Tents ہیں، سب کچھ وہ بھی دیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ جو Earthquake میں تھے جس طریقے سے سارا کچھ اس میں ہے اور میں میڈم دوبارہ یہ کہوں گا کہ یہ ایک کمیٹی بنائی گئی تھی تھر و ڈی سی اس کمیٹی نے جو Recommendation کی ہے ان کو دیا گیا ہے۔ اب اگر یہ ہے کہ ان کو اگر کسی اس پہ اعتراض ہے کہ کمیٹی غلط تھی یا کسی کو نہیں دیا گیا تو آ کے بیٹھ جائیں اس کے اوپر بات کر لیتے ہیں جی۔ تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تاسو نور خہ غواری، Okay, carry on۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر! زہ خو دا خبرہ کوم چہی دوئی دا کوم تفصیل ور کرے دے، ما دا وٹیلپی وو چہی کوم این جی او زد دوئی تہ دا سامان ور کرے دے، دوئی د پی ڈی ایم اے نہ ڈائریکٹ راورے دے، پہ دیر کبنی خو داسپی حالت جو روو چہی دا محمد علی ورور ہم گواہ دے، پہ دہی خانی کبنی دوئی پہ زرگونو پہ زرگونو Partial damages، Full damages، Damages لیکلی دی، ہغوی ہم را سرہ زما خیال دے دا Agree کوی خکہ چہی دوئی پخپلہ باندہی لیکلی دی خو دا کوم سامان چہی ور کرے شوے دے، صرف د دہی او رو دہی تعداد تہ او گورئی چہی دا کوم او رہ دوئی ور کرے دی، سل ترورپی او رہ 20 kg، یعنی سل ترورپی او ہغہ یوہ ترورہ 20 kg دہ، خلور درئی دہ او Damages خلور زرہ او خلور نیم زرہ لیکلی دی، زہ خو پہ دہی نہ پوہیزم چہی دا دومرہ لوئی اعلانات شوی وو، دا دومرہ لوئی لوئی خبری شوی وہی نو بیا پکار خو دا وہ چہی دا کوم خیزونہ دوئی اعلان

کریے وو، ہغہ خو دې خلقو ته ملاؤ شوی وې۔ سل تروړې اوړه او څلور نیم زره Full damages، نهہ زره Partially damages، زه اوس په دې یوه خبره باندې۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بخت بیدار صاحب! ستاسو نه مخکښی محمد علی! پلیز، بخت بیدار صاحب! مخکښی تاسو، بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: شکریه، میډم۔ د ثناء الله صاحب چې دا کوم کوئسچن دے، په هغې کښې کوم جواب ملاؤ شوے دے، مونږ دا وایو چې دا اپر دیر او لوئر دیر کښې دواړو کښې هغه گهپلې شوی دی چې دوئی وائی چې په دیکښې فوجی کمیټی کښې ناست وو، فلانکے په کمیټی کښې ناست وو، زما حلقه کښې لکه مثال دومره Damage شوے دے چې پندرہ سو او پندرہ هزار په ثمر باغ کښې د سراج صاحب په حلقه کښې ورکوی، خبره دا ده جی چې دا سوال تاسو دغه ته، چې په دیکښې پوره انکوائری اوشی، په دیکښې که چا په بره دیر کښې شوی دی، که په لاندې دیر کښې شوی دی، پکار ده چې هغه دې قام ته په ډاگه شی۔ په دیکښې جلوسونه راوتی دی، په دیکښې مطلب دا دے چې تاسو ته پته ده روډونه بلاک شوی دی، په دیکښې مختلف احتجاجونه شوی دی، دې پیښور ته مطلب دا دے چې مشران رارسیدلی دی، دلته پریس کانفرنسونه ئې کړی دی، هغه خلق دروغ نه وائی۔ لہذا زما دا درخواست دے چې کم از کم دا سوال د کمیټی ته لار شی چې پوره چهان بین اوشی چې په دیکښې چا غلطی کړې ده۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محمد علی صاحب۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سپیکر برائے خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریه، میډم سپیکر۔ میډم! د ثناء الله صاحب دا په کوم سوال باندې تحفظات دی نو په دغه حد پورې خود دوئی خبره ده، دوئی تهپیک کوی، دا کوئسچن چې مونږ گورو نو دوئی چې کوم خیزونه غوښتی دی نو هغه Provide شوی نه دی نو د دوئی دا خبره، مؤقف په خپل ځانې تهپیک دے خو دلته چې کوم د دې آټیمز یا Affordable or non affordable items distribution خبره ده، هغې کښې اوشی، کله کله دا خبرې راخی، د دوئی په حلقه کښې پندرہ سوله ترک راغلل، هغه خلقو جهگړې

او کپڑی، ہغہ واپس لارل، زما خیلپی حلقپی تہ دوہ خلہ پندرہ سولہ تیر کونہ راغلل، پہ ہغپی بانڈی، خلقو پہ راشنو بانڈی جھگڑی او کپڑی، ہغہ پخپلہ لارل نو ہغہ نہ دی دستری بیوت شوی، لکہ د دوئی دا مؤقف دے چپی کوم دا دومرہ لوئی نقصان شوے دے او پہ کم تعداد بانڈی پہ او پرو کبھی د مالگپی برابر پیکجز تقسیم شوی دی، دا ولپی؟ ہغپی کبھی خو خہ غلطی خو زمونرہ خپلہ او د دی کمیونٹی ہم دہ چپی خلق جھگڑی کوی او د ہغپی د وجپی ہغہ واپس تقسیم نشی، لارشی خودا خبرہ د دوئی د دی حدہ پورپی تھیک دہ چپی سوال کبھی دوئی خہ غوبنتی دی نو ہغہ نہ دی Provide شوی۔ زہ پخپلہ ہم محسوسوؤم خکہ چپی زلزلہ چونکہ د دیر سرہ تعلق ساتی او ہغہ جواب ہغہ شان Satisfied نہ دے، زہ د دوئی سرہ اتفاق کوم یا Concerned Minister پورپی د Wait او کپڑی، دا پینڈنگ کپی Otherwise چپی کمیٹی تہ خی نو ممبر صاحب د مؤقف تر حد پورپی تھیک دے۔

Madam Deputy Speaker: Can you clarify a little bit more please?

معاون خصوصی برائے قانون: تھینک یو میڈم۔ میڈم یہ جو سوال ہے اس کے مطابق یہ جواب جو ہے وہ کلیئر ہے۔ لیکن ثناء اللہ صاحب کو میں کہوں گا اگر پھر بھی ان کا کوئی اس پہ، میں نے دوبارہ بھی ان کو کہا ہے کہ انہوں نے جو مانگا ہے وہ اس میں ہم نے تفصیل سے دے دیا ہے ان کو۔ لیکن جس طرح محمد علی صاحب نے کہا کہ وہاں پہ کچھ ٹرک واپس چلے گئے تھے۔ وہاں پہ رش بن گئی تھی، جھگڑا ہو گیا تھا۔ یہ بیچ میں ٹھیک ہے اس طریقے سے ہو سکتا ہے کہ شاید اس میں ہوا ہو لیکن ان کو پھر بھی اگر کوئی اعتراض ہے تو ہمارے سیکرٹری صاحب ہیں، یہ تشریف لے آئیں جو ڈی سی صاحب ہیں ان کو بلا کر اس میں بیٹھ کر ان کے ساتھ بات کر سکتے ہیں کہ جو جہاں پہ ان کو، کوئی ٹرک واپس ہوئے ہیں یا جن کو نہیں ملے ہیں تو وہ ہمیں یہ اگر لسٹ دینا چاہیں تو ہم سیکرٹری صاحب سے پھر بھی بیٹھ سکتے ہیں اس میں۔ اور اس میں ڈیٹیل سے ان کے ساتھ بات کی جاسکتی ہے لیکن جو انہوں نے مانگا ہے وہ ساری ڈیٹیل ہم لوگوں نے ان کو مہیا کی ہے جی۔ شکر یہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناء اللہ صاحب! ہغوی ریکویسٹ کوی چپی مونرہ سرہ کبنینی،  
مونرہ بہ ئی د سکس کپرو Threadbare۔

صاحبزاده ثناء اللہ: کمیٹی ته د لاڙ شی، هلته به ئی ڊسکس کرو کنه، کمیٹی ته د لاڙ شی بیا خو دوی خپله منی نو پکار ده چې کمیٹی ته لاڙ شی، هلته به کبنيو، دیکبني به زما خیال دے چې د دوی به هم پکبني خیر وی ځکه چې د دوی حکومت جی، گوره جی خبره دا ده میدم! تاسو له څومره جرگې راغلی دی، د دیر په حواله دلته خلقو جلوسونه، حقیقت دا دے چې خلق دا وائی چې زمونږ په نوم باندې د دنیا څه وتې دی او مونږ ته هیڅ نه دی ملاؤ شوی، نو مونږ ثبوتونه به راؤرو او به گورو۔

مفتی سید جانان: تاسو که ما له اجازت را کړئ نوزه پرې هم خبره کول غواړمه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: د دې سره Related دے۔ او کے۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ زه به میدم! دې حوالې سره، مخکبني نه یو تاریخ د دغې ملک راروان دے، غضب کبني زلزله او سیلاب، دا د خدائے تعالیٰ قهر وی۔ دغه قهر کبني انسانانو ته د اللہ نه یریدل پکار وی خو چې کله په مونږ باندې قهر راغله دے، هغه قهر کبني مونږ ذاتی مفادات حاصل کړی دی او خلق مو پرینودلې دی، ثناء اللہ صاحب لکه څنگه چې خبره ئی او کړله، مخکبني یو پینځلس شل ورځې او شولې، د دغې علاقې وفد راغله وو ایم پی اے هاسټل کبني ما سره ملاؤ شو، ما ته هغوی لستونه را کړل، ما سره کمره کبني شته دی چې مونږ سره داسې کسان دی چې هغوی ته دوه دوه، درې درې چیکونه ملاؤ دی او دوه دوه ځلې او درې درې ځلې راشنې ورته ملاؤ دی او مونږ ته مطلب دا دے چې هیڅ څه شے اوسه پورې نه دے ملاؤ، لکه بخت بیدار صاحب او وئیل نو هغوی بیا پریس کانفرنس کړے دے، هغوی پریس کلب ته لاږ دی، دا ټولې خبرې شوی دی۔ هغوی ما ته یو Proof راوړے وو، مکمل تفصیل هغې کبني موجود وو۔ نو زما به دا درخواست وی، که کمیٹی ته لاڙ شی، کمیٹی کبني به د دغې خبرو یو صفا طریقې سره به معلومات اوشی چې چا کړی دی او مطلب دا دے چې ولې کړی دی؟ زما به دا گزارش وی ثناء اللہ صاحب په شان۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عارف!



معاون خصوصی برائے قانون: میڈم اس میں، میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اس میں ثناء اللہ صاحب کی جو بات ہے ہو سکتا ہے اس میں ٹھیک کچھ اس میں Mishap ہوا ہو، کچھ ایسا سامان اور کچھ لوگوں کو نہ ملا ہو اور جو علاقے کی وجہ سے ہوا ہو گا لیکن یہ اگر آتے ہیں اور جانان صاحب بھی اگر اس میں Interested ہیں تو ہم سیکرٹری صاحب کو اس میں بلا سکتے ہیں کہیں تو اسمبلی میں بلا لیں گے یہاں پہ یا کہیں تو وہاں پہ آفس میں ان کے پاس جاسکتے ہیں اس میں بات کی جاسکتی ہے لیکن جو یہ کون لکھیں آیا ہے اس کا کمپلیٹ جواب اس میں موجود ہے جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب! دوئی د جواب نہ Satisfied شوی؟

مفتی سید جانان: زہ تفصیلات کنبی نہ خم، اول کہ دا جواب اوکتلی شی، دا جواب مکمل نہ دے۔ دغہ جواب کنبی یر یر خبری داسی دی لکہ ثناء اللہ صاحب کومی خبری غوبنتی دی، ہغہ تفصیل دوئی تہ نہ دے ملاؤ نو عارف یوسف صاحب ولپی پہ دپی بانڈی دغہ کوی؟ دا خو تہولہ یوہ د خلقو، د متاثرینو خلقو مسئلہ دہ، کمیٹی کنبی عارف یوسف صاحب خو دیکنبی نہ دے مجرم چپی خوک مجرمان وی خدائے مہ کرہ، نہ بہ وی مجرمان خو کہ خوک وی، ہغوی بہ واضح شی کنہ؟ نو عارف یوسف صاحب تہ زما دا درخواست دے، پہ دپی بانڈی د ضد نہ کوی۔

راجہ فیصل زمان: میڈم! مجھے بھی اجازت دیں تاکہ بات کر سکوں اس پر۔

Madam Deputy Speaker: I hope you are going to speak in related to this subject. کنہ۔

راجہ فیصل زمان: جی میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔

راجہ فیصل زمان: میڈم جب منسٹر صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ ہم بیٹھنا چاہتے ہیں تو کمیٹی میں بیٹھ جائیں ناں۔ ضروری ہے کسی علیحدہ کمرے میں بیٹھنا اس کمیٹی میں بیٹھ کر مسئلے کو حل کر لیں۔ جب منسٹر صاحب بیٹھنا چاہ رہے ہیں وہ کہتے ہیں یہ بھی آجائیں، سیکرٹری بھی آجائے گا تو ہم بھی تو یہی کہہ رہے ہیں کہ کمیٹی میں بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کریں۔ کہ وہ ہائی لائٹ ہو جائے گا۔ اگر کسی نے اچھا کام کیا ہے تو اس کو ہم شاباش

دے دیں گے کسی نے غلط کام کیا ہے تو اس کی اس کو سزا مل جائے گی۔ منسٹر صاحب اگر Agree کرتے ہیں ہم بیٹھنے کے لئے تیار ہیں لیکن کمیٹی میں بیٹھ جائیں اس میں Thrash out ہو جائے گا اور آسانی ہو جائے گی۔ ایک آنریبل ایم پی اسے ہے اس کی ریکوریسٹ ہے اس کو آنر کر لیں۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: عارف یوسف۔

معاون خصوصی برائے قانون: میڈم یہ دیکھیں یہ میں پھر یہ کہوں گا کہ ثناء اللہ صاحب یا جانان صاحب نے جو کہا ہے۔ یہ جس طرح محمد علی صاحب نے بھی اس میں فرمایا ہے کہ ہماری جتنی یہاں سے تھر و امداد جاتی ہے یا وہاں پہ جو چیکس صوبائی حکومت کی طرف سے جاتے ہیں تو اس کا جو سسٹم ہے وہ ہم لوگوں نے وہاں پہ ڈی سی کے تھر وہاں پہ بنایا ہے اور ڈی سی نے وہاں پہ کمیٹی بنا کے جس میں علاقے کے لوگ موجود تھے وہ جو علاقے کے لوگ جو اس میں موجود تھے جو وہاں پہ ناظمین ہیں یا وہاں کے جو علاقے ہیں کسی طرف سے کوئی شکایت نہیں آئی ہے پھر بھی اگر میں ان کو یہ کہتا ہوں کہ اگر انہوں نے کوئی ایسا سوال ہے یا کوئی ایسا اس کے علاوہ، اس کا اس میں جواب کمپلیٹ ہے۔ یہ جو خود کہہ رہے ہیں انہوں نے جو مانگا ہے وہ اس میں تمام ہم نے ڈیٹیل دی ہوئی ہے۔ چیکس کتنے تقسیم ہوئے ہیں جو سامان آیا تھا وہ کس کس کو تقسیم ہوا ہے؟ کمیٹی میں میڈم اتنا وہ نہیں ہے کہ وہاں یہ جا کر بات ہو جائے گی لیکن یہ چاہیں تو کل صبح میں ان کے ساتھ بیٹھ کر، اگر ان کا کوئی اس کے علاوہ اعتراض ہے یہ اعتراض ان کا ہم لوگوں نے کلیئر کر دیا ہے اور اسلئے میں کہہ رہا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی بات ہے تو اس پہ ہم اس کے ساتھ، لیکن اس میں سب کچھ ہم لوگوں نے کلیئر کیا ہے۔ ان کے اپنے لوگ وہاں پہ موجود تھے انہوں نے خود وہاں پہ اپنے سامنے ڈسٹری بیوشن کراؤٹی ہے اور بعض، کہہ رہا ہوں کہ Mishap ہوا ہو گا۔ جس طرح سامان رش وغیرہ بن جاتی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ کچھ نہیں ہوا پورا سامان ملا ہے جتنے چیکس یہاں سے گئے ہیں باقاعدہ حقداروں کو وہ چیکس وہاں پہ ملے ہیں۔ جی۔ تھینک یو۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: One minute، زہ خبرہ کوم، بیا تاسو او کړئ۔ زہ خبرہ کومہ،  
عارف یوسف صاحب وائی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب بخت بیدار: میڈم! خبرہ کوم، خبرہ داسی دہ چہ د دہ سرہ زمونہہ ضلع، اپر ضلع، دوی سرہ د اربونو روپو خبرہ دہ، دا داسی خبرہ نہ دہ چہ لائٹ ئی اخستل پکار دی، بلہا خرد برد شوے دے، بلہا تباہی شوہ دہ، د خلقو پہ نوم باندی پیسہ تلہ دی او ہغہ خرد برد شوی دی۔ مونہہ یواہی دا این جی اوز نہ چہ صوبائی حکومت او مرکزی حکومت کومہ پیسہ ورکری، د ہغہ تہول جانچ پرتال پہ دغہ کمیٹی کبہی زما لوئر دیر بہ ورسرہ شاملوی، پہ ہغہ کبہی بہ مطلب دا دے چہ ہغوی او بنائی۔

Madam Deputy Speaker: Arif Yousaf, like its not one, its one, two, three, four now you decide? Arif Yousaf, Just one minute, جی آپ بولیں

معاون خصوصی برائے قانون: میڈم! اگر سب کو، بابک صاحب! زہ کلیئر کوم، بابک صاحب! ستاسو کہ دہ باندی اعتراض وی نو تھیک دہ تاسو پری خبری او کری، تاسو تہ زیات پراہلم نشتہ، تاسو او کری جی پری خبری جی، تھیک شوہ جی۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریہ، میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! زما دا خیال دے چہ بنہ وہ منسٹر صاحب خوشہ د فراخدلی مظاہرہ او کرہ۔ کہ دا مونہہ او گورو، دا دیر، د اپر دیر، د لوئر دیر نمائندگان دی او ہغہ بل ورخ نہ، ستاسو توجہ غوارہ۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Order in the House please. Many people are talking, if you got something very important, you can go to the lobbies. Let me hear to what Babak sahib is saying.

جناب سردار حسین: زما یقین دا دے چہ د ڍیرو ورخو نہ پہ دہ زلزلہ چہ کوم متاثرین دی، د ہغوی پہ امداد ونو وور کولو باندی ڍیر لوئی تحفظات دی۔ زما دا خیال دے چہ حکومت لہ پہ دہ باندی دومرہ Resist پکار نہ دے او بیا متعلقہ خبرہ ہم د جماعت اسلامی ممبرانو سرہ دہ، ڍیرہ زیاتہ آسانہ خبرہ دہ چہ کمیٹی تہ لارشی او بیا ہسپہ ہم جماعت اسلامی زما یقین دا دے چہ پہ تہول ملک کبہی کرپشن فری د پاکستان مہم ہم شروع کریے دے نو چہ د ممبرانو د طرف نہ دومرہ لوئی تحفظات راعی نو پہ ہغہ کبہی دومرہ انکار نہ دے پکار او دا دوارہ مشران چہ خبرہ کوی خو دیکبہی بہ خہ وی کنہ؟ نو پتہ بہ اولگی، آیا کہ

بنہ کار شوے وی نو زما دا خیال دے چہ اخلاقی طور باندہی دوی ممبرانو صاحبانو لہ پکار دی چہ پہ ہغہ کمیٹی کبہی Appreciate کری، کہ خدائے مہ کرہ داسہی شہ شوی وی چہ مستحقو خلقو تہ ملاؤ شوی نہ وی، Nepotism شوے وی یا خدائے مہ کرہ کرپشن شوے وی نو دوی تہ بہ ہم پتہ اولگی او ہغوی تہ بہ ہم پتہ اولگی، نو زہ ہم دا ریکویسٹ کوم چہ کہ کمیٹی تہ لا پرو نو مسئلہ بہ آسانہ شی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔ عارف یوسف۔

معاون خصوصی برائے قانون: اوکے میڈم۔ ٹھیک ہے۔ تھینک یو۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 2758, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned.

(Applause)

جناب بخت بیدار: میڈم! دا لوئر دیرو رسرہ شامل کری، پلیز۔

Madam Deputy Speaker: This is the Questions hour, please let me finish the Questions hour. Muhtarim Janab Sahibzada Sanaullah Sahib, Question No. 2759.

\* 2759 \_ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر امداد و بحالی آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) 26 نومبر 2015ء کے حالیہ زلزلہ متاثرین کو نقد امداد دی گئی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو;

(i) مذکورہ رقم کی تفصیل امداد لینے والے افراد کے نام، یونین کونسل اور حلقہ وار فرماہم کیا جائے۔

(ii) اپر دیو PK-91، PK-92 اور PK-93 میں سب سے زیادہ نقصانات PK-93 میں ہونے کے

باوجود اس حلقے کو کیوں نظر انداز کیا گیا تفصیل فرماہم کی جائے؟

محترمہ نرگس (پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد و بحالی آباد کاری): (الف) جی ہاں۔

(ب)(i) صوبائی محکمہ پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے زلزلہ سے متاثرین ضلع اپر دیر کیلئے 1854.775 ملین روپے فراہم کر دیئے ہیں۔ امداد لینے والے افراد کے نام، یونین کونسل اور حلقہ وارز ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) ڈپٹی کمشنر اپر دیر سے معلومات کے مطابق تباہ شدہ مکانات کے معاوضے کی ادائیگی بذریعہ چیک کر دی گئی ہیں۔ PK-93 کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ دا مسئلہ ہم دغہ شانتی دہ چہی شہ طریقہ باندی دا امدادی پیکجز تقسیم شوی دی۔ د دہی نہ پہ زیات تعداد باندی چہی کومہ پیسہ تقسیم شوی دی، کومہ چیکونہ ور کرے شوی دی میڈم! مونر د دہی د اقتدار د خلقو، د دہی خولا جواب نہ دے راغلیے خو مونر غوارو دا، میڈم! کہ زہ تاسو تہ او وایم دوہ ور چہی مخکینی 185 چیکونہ د شپہ ور کرے شوی دی۔ زہ حیران یم د پتی کمشنر منکر شی وائی ما نہ دی ور کری، ما ور تہ وئیل چہی یرہ جی دا، دا چیک نمبر دے، د دہی بینک نہ کیش شو۔ فلانکی سری کیش کرے دے او زہ خو پریردہ، زہ خوبہ حزب اختلاف کبہی یم کیدے شی کہ زہ گناہگار یم او مونر دا اپوزیشن گناہگار وی خو د اقتدار پارتی د دہی مشر، دا فضل الہی ورور ناست دے، د دوئ نہ تپوس او کرئی چہی خلقو خومرہ چغی وھلی دی۔ د دہی پہ دہی پینو باندی رغبتی دی غریبانان کہ نہ دی رغبتی تپوس ترینہ او کرئی دے راغلیے وو دیر تہ۔ دوئ زما سرہ پہ ہغہ وخت کبہی ہم Agree کرے وہ۔ د اسمبلی پہ دہی فلور باندی ہم Agree کرے وہ او ہلتہ ئی ہم خلقو تہ اعلان کرے وو چہی د دہی تحقیقات بہ کوؤ۔ دہی ورور دوئ وعدہ ہم کرے دہ گورے، دا دے ناست دے۔ دوئ ہم وعدہ کرے دہی تپوس ترینہ او کرئی؟ مونر غوارو چہی کہ کرپشن نہ وی شوے نو بیا خو مونرہ گناہ گاریو کہ مونر خبرہ او چتوؤ خو کہ شوے وی نو ولی ظالم تہ دظلم سزا ولی نہ ور کرے کیبری۔ ولی د یو، مونر دا نہ وایو چہی ممبرانو پتہی کرے دی او پارٹو پتہی کرے دی۔ پیسہ چہی چا پتہی کرے دی نو ہغہ سرکاری ملازمین دی۔ پکار دا دہ یونین ویلج کونسل چیئرمین پکبہی یو دستخط دے نور پول د سرکاری اہلکارانو دستخطونہ دی۔ جناب سپیکر! پہ دیکبہی شہ خبرہ نشتہ خو تفصیلات خولا راغلی ہم نہ دی زما د دہی کوئسچن۔

دا خو ہم ایستہ کمیٹی تہ حوالہ کړئ خہ تفصیلات بہ ور کوی، تفصیلات بہ ہلتہ راؤرو او بہ ئی گورو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تفصیل پروت دے خو چہ۔۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: کوم خائی تفصیل پروت دے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فضل الہی د دہی خہ Relation کنہی خبرہ کوی؟

جناب فضل الہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: شکریہ میڈم سپیکر۔ بالکل جی دا خبرہ دوی بالکل تھیک کوی او دغہ شانہی زمونہہ پاکستان تحریک انصاف حکومت چہ شوک ہم کرپشن کوی مونہہ د ہغوی خلاف یو چہ چرتہ نہ ہم د کرپشن آواز راخی مونہہ بہ ہغہ پہ گوتہ کوؤ۔ (تالیاں) کہ ہغہ د پاکستان تحریک انصاف یو کارکن وی، کہ ہغہ د ہرہی پارٹی سرہ وی خو مونہہ بالکل، ہغوی راغلی وو او ما تہ ئی ثبوتونہ را کړی دی، ما خپل احتساب کمیشن تہ ہم حوالہ کړی دی او ان شاء اللہ پہ دہی تحقیقاتو بہ بالکل مونہہ د دوی سرہ یو خکہ چہ مونہہ کومہ دعوی کوؤ چہ کرپشن بہ ختموؤ نوان شاء اللہ ضرور بہ ئی ختموؤ۔

(تالیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عارف یوسف۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): تھینک یو میڈم۔ فضل الہی صاحب نے بڑی اچھی جذباتی باتیں کی ہیں۔

(شور)

اراکین: (نہیں، نہیں، حقیقت کہا ہے)

معاون خصوصی برائے قانون: نہیں، میڈم اصل میں یہ ہے کہ اسمبلی میں جو طریقہ کار ہے ہمیں اس کے مطابق چلنا پڑیگا جو رولز وغیرہ ہیں۔ ثناء اللہ نے پہلے جو کوسچن کیا تھا ان کے کہنے پہ چونکہ انہوں نے کہا ہے کہ اگر کرپشن ہوئی ہے تو اچھی بات ہے کہ اس کی تحقیقات ہونی چاہیے۔ چاہے وہ جس پارٹی سے بھی ہے اس

کا بالکل وہ پتہ لگے اور جس نے کوئی غلطی کی ہے اسے سخت سے سخت سزا ملنی چاہیے لیکن یہ جو ابھی کو لُسنج ہے 12759 اس کو اگر آپ غور سے دیکھیں تو اس میں دیکھیں کو لُسنج کیا ہوا ہے؟ اس کو لُسنج میں یہ لکھا ہوا ہے "مذکورہ رقم کی تفصیل، افراد کے نام اور یونین کو نسل حلقہ وائز فراہم کیا جائے" تو یہ انہوں نے صرف ڈیٹیل مانگی ہے کہ وہ جو ہے ڈیٹیل ہمیں دی جائے تو یہ ڈیٹیل میرے خیال میں یہ میرے پاس ہے اور یہ کم از کم یہ اسمبلی نے محنت کر کے کم از کم کوئی دو تین سو پیجز سے زیادہ ڈیٹیل بنا کر آپ کو دی ہے جی۔ یہ میرے پاس موجود ہے اور آپ لوگوں کو بھی دی گئی ہے جی اور یہ موجود ہے ان کو چاہیے تو میں ان کو دیدیتا ہوں ڈیٹیل یہاں پر ساری موجود ہے اور انہوں نے صرف ڈیٹیل اس کو لُسنج میں مانگی ہے اور کچھ نہیں مانگا ہے۔ پہلا کو لُسنج تھا اور پہلے کو لُسنج میں کمیٹی، (شور اور قطع کلامیاں) یہ اگر سنیں تو اچھا ہو گا میڈم! یہ انہوں نے پہلے کو لُسنج میں کہا ہے کہ کرپشن ہوئی اور یا نہیں ہوئی ہے تو وہ ٹھیک ہے وہ ہم لوگوں نے کمیٹی کو کہا ہے وہ اس میں پتہ چلے گا یہ دونوں ایک ہی علاقے کے ہیں یہ اپر دیر اور دیر کا مسئلہ ہے جو چیکس وہاں پہ آئے تھے جو سامان وہاں پہ آیا تھا اس کے مطابق پرا بلیم ہے وہاں پر تو پہلا کو لُسنج جو اس میں ہے کہ کس طریقے سے ڈسٹری بیوٹ ہوا ہے؟ غلط ہوا ہے ٹھیک ہوا ہے وہ کمیٹی اس میں باقاعدہ بتا دیگی لیکن اس میں انہوں نے صرف ڈیٹیل مانگی ہے کہ حلقہ وائز وہ کیا ہے اور یہ بالکل کمیٹی کو نہ دیا جائے اس میں ان کا بھی اور ہمارا بھی اس میں ٹائم لگے گا ڈیٹیل ان کو چاہیے تو میرے پاس بھی موجود ہے یہ ڈیٹیل ان کو میں ابھی دیدیتا ہوں اور انہوں نے اس کو لُسنج میں اور کچھ نہیں مانگا ہے شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناء اللہ صاحب! Just a minute، زما خبرہ واؤرہ، پلیز۔ دا جواب راغلیے Unfortunately لیت راغلیے دے، دا ما سرہ پورہ پلندہ پرتہ دہ، تاسو تہ نہ دہ ملاؤ شوہی، ما تہ اوس ملاؤ شوہ، تاسو تہ دا جواب ملاؤ شوہ دے؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: نہ دے ملاؤ شوہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہ دے ملاؤ شوہ، Anyway زہ تاسو تہ یو خبرہ I want to clear it to you چہ دا جواب راغلیے چہ خہ رنگ کو لُسنج دے، جواب دے او تبول یونین کونسلسز چہ خہ رنگ عارف صاحب وائی پہ دیکبئی دی۔ زہ بہ تاسو تہ خیر

دے يو ورغ در کرم، دا تاسو او گورئ ستيدي کړئ او که تاسو مطمئن نه يئي نو  
 What we will do چي Next کبني به يئ Definitely بيا زه واخلم۔ ثناء الله  
 صاحب ته مائيک آن کړئ۔

صاحبزاده ثناء الله: يو غټ ډهیرم ئې راوړو او ما له ئې را کړو جی، د حکومت د  
 کاغذونو او زمونږه او ستاسو د وخت ضیاع اوشی، زما د خبرې نه مقصد دا دے  
 چې هغه خلق چې د هغې الله زه گواه کوم چې اوس هم يو کور زه تاسو ته داسې  
 نه، پوره پوره محلې بنود لې شم چې هغوی اوس هم په نهه فته يو ورکوټې غونډې  
 خیمه کبني اوسپری، زه دا وایم، زما د دې سوال نه مقصد دا وو چې هغه خلق  
 چې کوم واقعي متاثره شوی دی، هغه خلقو له به په دې دنیا کبني او په آخرت  
 کبني مونږ څه جواب ورکوو چې قوم د دې د پاره مونږ منتخب کړی یو، رالیږلې  
 یو چې زمونږ د حق تپوس به کوی، که څوک په اقتدار کبني وی، هم په دې گناه  
 کار دی او که په حزب اختلاف کبني وی نو هم زمونږ په آواز او چتول دی، د هغه  
 خلقو حق غوښتل دی۔ مونږ سره دې کبني، زه به ورته تهیک ټهاک کور بنایم،  
 د دې هاؤس نه د يو کمیټی جوړه شی، يو ورغ د را کړی، دا وزیر صاحب دې  
 راسره پخپله لار شی، دا فضل الهی، زه به هم نه ځم، زه وایم چې زه د حلقې یم خو  
 زه به نه ځم، زه به ورته نومونه د کلو ورکړم، که پوره پوره محلې نه وې تباہ  
 شوې، ما ته به دوی او بنائی چې یو یو چیک چا له ورکړم شوم دے۔ ډپټی  
 کمشنر صاحب پرې یو کمیټی جوړه کړې ده۔۔۔۔۔

مترمه ډپټی سپیکر: ثناء الله صاحب، Sanaulah Sahib! Okay, okay, I got your  
 point، اوس خبره دا ده چې Like ستاسو، نه Let me answer، ثناء الله صاحب!  
 ستاسو د دې کوټسچن Already تله دے دغه ته کنه، پرون کال اټینشن تله دے  
 یو، یو کال اټینشن تله دے یو ستاسو، مونږه دا دویم واخستو۔ یو منټ، Let me  
 finish، نو دا چې دے په پهلنده کبني جواب دے، You have asked for the  
 Union Council and everything خو که دیکبني بیا څه وی نو I am ready  
 زه در سره Promise کومه خو هغه یو ستاسو هغه پرون لار۔۔۔۔۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: Please, just one minute, let me finish-----



(Pandemonium)

صاحبزادہ ثناء اللہ: زما خبرہ واؤری، مونہ سوالونہ کوؤ او دوئی مونہ۔ تہ خنگہ جوابونہ راکوی، دا اسمبلی داسی نہ چلیبری میدم! لکہ دا تاسو چي خہ رنگ خبرہ کوئی۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: I am already saying چي You were not present، تاسو پرون نہ وئی، د دې مونہ ہم دہغہ Related question اخستی دے، وپے مودے، ہغہ دغہ تہ تلے دے ستینڈنگ کمیٹی تہ، د دوئی ثناء اللہ صاحب، نن د دوئی دا بل ہم ستینڈنگ کمیٹی تہ۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: زہ دا وایم چي دا زما د ہغہ علاقہ سرہ تعلق دے، زما ورسرہ خبرہ دہ، ما تہ نہ دے ملاؤ شوے۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: محمد علی صاحب! محمد علی۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میدم! پرون نہ او ہغہ بلہ ورخ، د جمعے پہ ورخ ہم پہ دې بانڈی تفصیلی دسکشن شوے دے۔ یو خو جی ہسے اعتراض در اعتراض وی، ما حول خرابولو کوشش وی نو ہغہ خو جدا مسئلہ دہ۔ د ثناء اللہ صاحب دا مؤقف و وچي کوم متاثرینو تہ امداد راغلی دے، خرد برد شوے دے، کمی بیشی دے نو ہغہ خو ہغے تہ Already کمیٹی جو رہ دہ۔ اوس کہ بیا دوئی دا خبرہ کوی چي دا لستونہ مونہ۔ تہ Provide کړی، خہ دی، خہ دی، Already کمیٹی کبني Decide دہ۔ دا دے چي کومہ خبرہ کوی چي زما پہ حلقہ کبني متاثرین پاتې دی، خوک وائی چي نہ دی پاتې، زما پہ حلقہ کبني ہم پاتې دی، د عنایت اللہ صاحب پہ حلقہ کبني ہم پاتې دی او د دوئی پہ حلقہ کبني ہم پاتې دی، یو ارب او درې اتیا کروڑ روپی دا مبرو او خورلې، دا دیر بالا کبني نہ دی تقسیم شوی، دا دې خلقو نہ دی اخستی، دا ایک ارب 83 کروڑ روپی چرتہ لاری؟ د دوئی دا مؤقف دے میدم سپیکر! د دوئی دا مؤقف دے۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: دے خو داسی خبری۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Let him finish, please.

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: د دوئ دا مؤقف دے میڈم سپیکر! چہ پیسی نوری پکار دی، متاثرین پاتہ دی نو د هغی سره خو مونبر. Agree یو، زما په حلقه کبني هم پاتہ دی، د دوئ په حلقه کبني هم پاتہ دی، د عنایت اللہ صاحب په حلقه کبني هم پاتہ دی، ترخو پورې چہ د انکوائری خبره ده، زه اوس هم دا وایمه، زه اوس هم د جماعت اسلامی پبلک د طرفه تاسوته اوپن ایرد مه چہ راشی اول د جماعت اسلامی په کورونو باندې ورشی، چا چیکونه اخستی دی یا د پی تی آئی په کورونو ورشی، د پیپلز پارٹی، د اے این پی، د مسلم لیگ، خفگان په خه باندې دے؟ مونبره مخکبني هم دوئ ته وئیلی دی، د پارٹی میتنگ مونبره په دیر کبني سرکاری یو میتنگ راغوبنتی وو، د ده د پارٹی مشران وو، د جماعت اسلامی وو، د پی تی آئی، مسلم لیگ، اے این پی، پول مشران وو، ما هلته یو تجویز دا ایبني وو چہ یونین کونسل نمبر ایک نه واخله 32 یونین کونسلې دی په دیر بالا کبني، راجی دا پول سیاسی پارٹیانی Agreement کوؤ چہ د پارٹی نه د بالا تر مونبره یونین کونسل د ایک نه 32 پورې انکوائری کوؤ، کوم سړی چہ غلط چیک اخستی دے، د 420 ایف آئی آر به په هغه باندې درج کیږی، هغه نه به ریکوری کیږی۔ میڈم! زه دیر په افسوس سره وایمه، یو محمد علی یواځې ولاړ وو او پول د هغې نه Reverse شول، ولې Reverse شول؟ وائی نه په دیکبني به ضلع کبني هلچل جوړ شی او خلق به وائی چہ هله حکومت پیسی واپس زمونبر نه اخلی۔ زه اوس هم دا وایمه چہ که د دوئ تحفظات دی، اوس د دوئ حلقې کبني خلق پاتہ دی نو زه Agree یم، دے غلطه نه وائی، د دوئ په حلقه کبني هم خلق پاتہ دی، زما په حلقه کبني، د دوئ په حلقه کبني خلق مظاھرې نه کوی، زما په حلقه کبني اوس هم خلق مظاھرې کوی۔ اوس ایشو دا ده میڈم! مونبر سره مرکزی حکومت دا تعاون کرے وو، زه ئی Appreciate کومه مرکزی حکومت، مونبر سره مرکزی حکومت دا Agreement کرے وو چہ د زلزلي په مد کبني خومره نقصان کیږی، نیم به مرکزی حکومت ورکوی، نیم به صوبائی حکومت ورکوی، تهپیک شو، گیاره ارب روپو نقصان شومے وو، پینخنیم ارب روپي مرکزی حکومت را کړی وې او پینخنیم ارب روپي مونبر ورکړی دی، یو دیر بالا ته ایک ارب 83 کروړ روپي ملاؤ شوی دی۔ اوس دا صاحب خو تهپیک وائی، د

دوئ د حلقې خلق پاتې دي، اوس ټوټل 82 کروړ روپو ډيمانډي سي اير ډير نور راليږلې دے د 82 کروړ چې دا پيسې نورې مزيد راكړئ، هغې كښې د دوئ حلقې خلق هم شامل دي، زما هم شامل دي، د عنایت الله صاحب هم شامل دي۔ ميډم! ايشو اوس ځكه دا ده چې صوبائی حكومت وائی چې مونږ سره د فنډ مسئله ده، يو كميتي، ثناء الله صاحب به وي، زه به هم يم، عنایت الله صاحب به وي، Already يو كميتي، سټينډنگ كميتي ته تله دے، مونږ به ورسره كښينو، د فنډ د راوړو د پاره به كوشش كوؤ او دے چې وائی چې زما خلق پاتې دي، بلا تفریق داسې يو انكوائري كميتي د هلته اوگرځوي، كوم سړي چې غلط چيک اخستې دے، اول به د جماعت اسلامي نه شروع كوؤ، مونږه ورسره Agree يو، غلط سړي چيک چا اخستې دے، مونږ به بلا تفریق هغوی نه به ريكوري كوؤ او اصل حقدار ته به وركوؤ او دوئ ته دا پته هم ده، دې ايم پي اے صاحب ته دا پته ده چې عشيرئ دره زما په حلقه كښې يو كله دے، دوئ ته بنه پته ده، باركن نومي يو كله دے، هلته خلقو يو بل خلاف اعتراضات وركړي دي چې دې سړي غلط چيكونه اخستي دي، 74 لاکه روپي په يوروخ كښې ريكوري هم شوې ده، پكار ده چې Appreciate كړي چې يره دا ريكوري ديكنې، زه اوس هم د دې سره Agree يم، په ډير بالا كښې چې چا غلط اخستې دي، سټينډنگ كميتي ته تله دے، فيصله د وركړي چې په ډير بالا كښې د جعليانو ريكوري شروع شي، يونين كونسل نه به ايک نه 32 پورې Verify كړي، چا چې غلط اخستې دي، هغوی نه د ريكوري اوشي او ايف آئي آر اوشي۔ زه دلته Agree يم خو بار بار يو خبره دلته راوړل او په هغې باندي بحث كول او چغې وهل، زه ډير په افسوس سره وایمه چې زموږ د حكومت يو ملگره چې هغه په دې باندي نه گوري چې د ايم پي اے مؤقف څه دے او هغه په بل Angle باندي راځي۔ زه بالکل د دې سره Agree يم، چا غلط اخستې دي، ريكوري د اوشي، څوك پاتې دي، سټينډنگ كميتي كښې اوپن ډسكشن په دې باندي پكار دے چې د دې د پاره به فنډ د كوم ځائي نه راځي، ديكنې مسئله څه ده؟

(شور)

صاحبزادہ ثناء اللہ: زہ او ما سرہ دے ہلتہ تلے دے ، دے پریس کبني راغله دے ، بیان ئي راغله دے ، دا فضل الہی تلے دے او اوس ئي پہ اسمبلی کبني ہم دغہ خبرہ او کرہ ، دیو پارٹی خبرہ نہ کوی ، داے این پی کوی ، جمعیت علماء کوی ، پیپلز پارٹی کوی ، قومی وطن پارٹی کوی ، دا تولی پارٹیانی دا خبرہ کوی چي سیاسی رشوت تقسیم شوے دے او دے انکوائری پکار دہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او کے۔ فضل الہی، مائیک آن کری۔

جناب فضل الہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): شکریہ ، میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! داسی دہ ، زما ورور چي کومہ خبرہ او کرہ چي 74 لاکھ روپی ریکوری شوے دہ ، دا چي کلہ مونبرہ لاہو او ہغلتنہ مختلف دروتہ د شپي تر بارہ بجو پوری مونبرہ لاہو او گرئیدو او ہلتہ مونبرہ او کتل چي پہ ہغی کبني پی سی صاحب او دی سی ہغہ کوم چي متعلقہ ستاف دے ، ہغی سرہ ہغہ خپلی من مانیا نی کری وے او ہغی کبني چي کوم زیاتے او ظلم ہغوی کرے وو او بیا کلہ ما احتساب تہ دا حوالہ کرو او ہغوی تہ مے یو Written application ور کرو ، د ہغی نہ بعد دا ریکوری شوے دہ۔ مونبرہ دا وایو جی چي نن چار ہزار چیکونہ دی سی پہ آفس کبني تیار پراتہ دی ، آیا دا ولی نہ ور کوی ؟ زہ وایم چي دا کمیٹی تہ خنگہ تاسو ریفر کرو نو دے دی پارہ پکار دہ چي سبا پہ دے باندي میتنگ کال شی او پی سی رااو غواری او د ہغہ ستاف ہم رااو غواری او سرہ د ریکارڈ د راشی چي سبا دلتنہ کبنيو چي کوم خلق ، کوم عاجزان پہ دے باران کبني پہ دے تینتو نو کبني پراتہ دی او ہغوی سرہ ہیخ خہ نشتنہ دے ، پکار دہ چي فوراً ہغوی تہ ریلیف ملاؤ شی۔ میڈم سپیکر! مسئلہ دا دہ چي کوم چیکونہ ، زہ دا یو خل بیا Repeat کوم چي تیار پراتہ دی او ہغہ ریفرنس غواری ، د چا ریفرنس غواری ، ولی ریفرنس غواری ، وجہ خہ دہ چي چیکونہ تیار دی او دوئی مستحق دی ، پکار دہ چي ورد کرے شی او پکار خودا دہ جی چي تاسو دلتنہ نہ رولنگ ور کری او دی پی سی صاحب تہ ، تاسو پراونشل گورنمنٹ تہ اوس او وایی چي یرہ کوم چار ہزار چیکونو پراتہ دی تیار ، دا خود ہم اوس ایمرجنسی کبني د شپي شپي کورونو تہ اورسوی چي مونبرہ کوم انصاف غواری چي ہغہ یقینی شی او دا ملگری خبرہ کوی ، د دے ہم دغہ حل دے جی چي د دے ہاؤس نہ د کمیٹی جوہ

شی او هلته د لار شی، دوه ورځې د کببینی، پخپله به ورته هر څه معلوم شی خو چې کومو خلقو پیسې واپس کړی دی 74 لاکه روپې، په هغوی زه د ایو کوئسچن کوم چې ایف آئی آر ولې نه دے شوی؟ شکر به۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس، مظفر سید صاحب۔

وزیر خزانہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ تھینک یو، میڈم سپیکر۔ بحث پرې او شو، خبره راغله او زما په خیال باندې چې چا غلط کار کړے وی نو د هغه غلط پوائنٹ آؤت کول هم پکار دی او هغه ته سزا هم پکار ده، غلط فهمیانی نه دی پکار۔ زه بخت بیدار خان هم سپورٹ کومه او دیر بالا او دیر پائیس د بالکل Thoroughly، Strictly د د هغې انکوائری اوشی او چې څوک پکببې Guilty وی او چا هم اخستې وی نو هغه به بیا دې فلور آف دی هاؤس ته هم راځی او مونږ د هغې انکوائری هم راؤړو او زه جناب عارف صاحب ته ریکویسٹ کومه چې په دې مه Insist کوه، دا د هم کمیٹی ته حواله شی او Strictly د د دې دواړو ضلعو انکوائری اوشی جی۔

(تالیاں)

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 2759, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned. Question No. 2760, Sahibzada Sanullah!

زما خیال دے تاسو خون پوره دغه راوړے دے پهلنده۔

\* 2760 \_ صاحبزاده ثناء اللہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ دور حکومت میں بنائی گئی زکوٰۃ کمیٹیوں نے ضلع دیر پر میں محتاج اور

ضرورت مند لوگوں میں مالی امداد اور دیگر اشیاء تقسیم کی ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جن جن مستحقین کو مالی امداد و دیگر اشیاء تقسیم کی گئی ہیں، ان کے نام، پتہ، شناختی کارڈز کی کاپیاں فراہم کی جائیں۔ نیز ان مستحقین کا چناؤ کس بنیاد پر کیا گیا، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ و عشر): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزارہ الاؤنس، جہیز فنڈ اور تعلیمی وظائف (عمومی و فنی) کی مدوں میں جن محتاجوں اور ضرورت مندوں کو مالی امداد ملی ہے، ان کی فہرستیں درج ذیل تفصیل کیساتھ شامل ہذا ہیں۔ مستحقین کا چناؤ، یتیم، بیوہ، معذور، غریب، مسکین، نادار اور غریب ترین ہونے کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔

(1) گزارہ الاؤنس جھنڈا (الف) صفحہ 73 تا 71

(2) جہیز فنڈ جھنڈا (ب) صفحہ 78 تا 74

(3) تعلیم وظائف (عمومی) جھنڈا (ت) صفحہ 80 تا 79

(4) تعلیم وظائف (فنی) جھنڈا (ج) صفحہ 81

(5) دینی مدارس جھنڈا (د) صفحہ 83 تا 82 (تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)

صاحبزادہ ثناء اللہ: میڈم سپیکر! چونکہ د زکوٰۃ او د عشر دا نظام د اللہ رب العزت نازل شوے نظام دے، شکر دے دیکھن پے شہ کار مار نہ دے کرے خوزہ ڊیر پہ افسوس سرہ وایم چہ پہ دیکھن پے ما تہ خو چہ کوم جواب را کرے شوے دے د چیر مینانو د نومونو پورے، د دے حدہ پورے زہ مطمئن یم چہ دا دغہ خائے مقامی دی خو میڈم سپیکر! زہ خپل ڊیر گران مشر د وزیر صاحب نہ ضمنی یو دوه سوالونہ کوم او هغه دا دی چہ آیا دا زکوٰۃ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مین کونسنجن اول او کړی چہ خلق پوهه شی بیا به ضمنی تہ راشی، مین کونسنجن اول او کړی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میڈم! دا سوال رانہ ورک دے دا چہ راپیدا کرم، زہ خبر نہ یم چہ پکار خو دا وہ چہ مونبرہ کله هاؤس تہ راغلی وے او مونبر تہ دا سوالونہ پراتہ وے، مونبر به کتلی وے کنه جی، اوس یو یو سوال وروستو راخی پتہ ئی پکھن پے ہم نہ لگی۔ زما سوال خوبالکل سادہ پہ پښتو کښنې وایمه چہ پہ آسانه باندي چہ

تاسو د زکوة کمیٹی په دیر بالا کبڼې او په ټول کے پی کے کبڼې جوړې کړی وې او په دیر بالا کبڼې او په کے پی کے کبڼې جوړې شوی دی، ما دا تپوس کړے وو چې د دې د پاره د چیئر مینانو د انتخاب د پاره طریقہ کار څه وی؟ نو دوی وائی چې بالغ وی، مسلمان وی۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ستاسو کوئسچن 2760 دے۔

صاحبزاده ثناء اللہ: جی جی، "کیا وزیر زکوة و عشر ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ دور حکومت میں بنائے گئے زکوة کمیٹیوں نے ضلع دیر اپر میں محتاج اور ضرورت مند لوگوں میں مالی امداد اور دیگر اشیاء تقسیم کی ہیں۔" جواب "ہاں" میں ہے۔" (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جن جن مستحقین کو مالی امداد و دیگر اشیاء تقسیم کی گئی ہیں، ان کے نام، پتہ، شناختی کارڈز کی کاپیاں فراہم کی جائیں۔ نیز ان مستحقین کا چناؤ کس بنیاد پر کیا گیا ہے، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے۔" نو دوی دا تفصیل فراہم کړے دے، دا تفصیل ئې فراہم کړے دے په دغه خبره باندې چې زکوة دوی وائی چې مونږه ورکړے دے خوزه د دوی نه دا تپوس کوم چې تاسو کوم زکوة ورکوی د دې د پاره څه میاشت څه وخت مقرر دے په کال کبڼې، څکه چې زکوة خو په کال کبڼې یو ځل وی نو دا تاسو په کومه میاشت کبڼې زکوة ورکوی مستحقینو ته ئې رسوی۔ مختصر غوندې جواب د را کړی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: حبیب الرحمان صاحب!

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوة و عشر و مذہبی امور): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ میدم سپیکر! د دے د دې سوال جواب 82 صفحې دی۔ مونږه بنه په انگریزی سره د پپارٹمنٹ بنه کوشش کړے دے او چې ده څه سوال کړے دے خدائے شته که پکبڼې څه هم پاتې وی، تههیک تهاک جواب ورته ملاؤ شوے دے۔ اوس پاتې شوه د زکوة، څنگ چې دا فرض دے د دې طریقہ کار الحمد للہ چې مخکبڼې شوے دے گنې مونږه به ورله، چې څه چل به مو ورسره کوؤ او ډیر یو داسې ترانسپیرنٹ طریقہ ده چې مخکبڼې ما هم په دې هاؤس کبڼې دا خبره کړې وه چې دا واحد وزات دے چې د زکوة یوه پیسه د وزیر سره اختیار نشته، د لوکل کمیٹی د چیئر مین سره چې کوم اختیار دے، هغه د وزیر صاحب سره نشته۔ دا د

1998 Census مطابق د مردم شماری مطابق ستیت بینک ډائریکټ د آبادی په تناسب باندې په دې پینځه مدونو کښې پیسې اپردی او هغه بالکل واضح دی۔ اوس په کوم اهلیت، هغه اهلیت بل سوال دے خو بهر حال دا خو قرآن خو مدونه بنود لی دی۔۔۔۔

صاحبزاده ثناء اللہ: ما د اهلیت تپوس نه دے کرے جی، ما دا وئیلی دی چې تاسو دا زکوة په کومه میاشت کښې په کال کښې تقسیموئ؟

وزیر عشر و زکوة و مذہبی امور: دا مونږه په کال کښې په دوه قسطونو کښې شپږ شپږ میاشتی قسط کښې تقسیموئ۔ دا ستا سوال نه دے، دا Irrelevant دے، دا ستا سوال په دیکښې نشته، ستا دا سوال په دیکښې نشته۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: صاحبزاده صاحب پلیر! No cross talk تاسو داسې ډائریکټ خبره نشی کولی، You come through the Chair۔

وزیر عشر و زکوة و مذہبی امور: میډم سپیکر! اگر چه دا د ده سوال شته نه خو بهر حال زما ورور دے، زه د ده د اطمینان د پارہ دا هم دغه کومه چې مونږه دوه قسطونه په کال کښې، شپږ میاشتی پس یو یو قسط مونږه ورکوئ۔

صاحبزاده ثناء اللہ: د تقسیم طریقہ کار څه دے؟

وزیر مذہبی امور عشر و زکوة: دا تقسیمیری۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Please Sanauallah Shahib! Listen to him first, I ask to them.

تاسو خلاص کړی خپل دغه۔

وزیر مذہبی امور عشر و زکوة: دا گوره جی یو Lengthy procedure دے دا ورومبې د ستیت بینک نه هرې ضلعې ته د چیئرمین په نوم باندې په مختلفو مداتو کښې د آبادی په تناسب باندې پیسې لارې شی۔ د حکومت چې کومه پالیسی ده، د هغې مطابق ساته پر سنت گزاره الاؤنس ته ځی، باره پر سنت جهیز ته ځی، بیس پر سنت چې کوم دے وظائفو ته ځی او آتھ پر سنت دا د هیلتھ د پارہ ځی۔ دا پیسې لارې سو پر سنت، دا پیسې لارې شی هلته هغې چیئرمینانو ته اختیار دے او د هغوی په طریقہ باندې کیږی، تقسیمیری۔ اوس دا خود غریب حق دے، د یو فقیر حق دے،



دا د مسکین حق دے۔ اگرچہ قرآن آتہ مدات په دې سلسله کښې بنودلی دی خو مستحق زکوة مونږه غریب له، په لنډو مونږه دا وایو، غریب یو جنرل ټکې دے او په دې وجه مونږه مسکین، غریب، ضرورت مند او قرضدارې او مسافر او دا ټول څیزونه قرآن ذکر کړی دی خو په هغې طریقه باندې تقسیمیری۔ یو شک چې پیدا کوی هغه دا دے، زمونږ سره دومره پیسې نه وی چې مونږه په سلو کښې سلو غریبانانو له پیسې ورکړو، مونږه په سلو کښې شپږو، یعنی فرض کړه په یو مقامی، دا غلطی ځکه بنایم چې دا کوم خلق اعتراض کوی، ما ته کله مخامخ او وائی نو هغې کښې دا اعتراض دے چې د غریبانانو زمونږ سره Parameter نشته۔ ستا په نظر کښې یو سره غریب دے، زما سل تنه غریبانان په یو محله کښې دی خو زما سره پیسې د شپږو دی، زه د شپږو نه او له نشم ورکولې، په تیر دغه کښې چې کوم دے وائی پینځه پینځه سوه روپئې ورکولې، مونږه وایو د پیسې قیمت ډیر راغورځیدلې وو نو مونږه دا فیصله او کړه چې زه کله منستر شومه نو مونږه دا ایک هزار کړې، یعنی مونږه باره هزار روپئې سالانه ورکوؤ، مخکښې دا چه هزار وې نو تعداد د هغې سره کم شو۔ اوس دا د انسان، د هغې زکوة د لوکل کمیټی د هغې په ایماندارئ ده، داسې Parameter خوشته دے نه چې د چا په سر باندې جج شی، زما په نظر کښې یو سره سیریل نمبر ایک باندې غریب دے، د بل په نظر کښې بل دے، د بل په نظر کښې بل دے۔ دا ابهام چې پیدا کیری دا جگهرې چې پیدا کیری نو دا د هغې سړی او د خدائے په مینځ کښې راز دے چې کوم سره د یو سړی په نظر کښې پریوت چې دا غریب دے، هغه په استحقاق و اچوی او باقی چورانوے پاتې شی، یعنی په سلو کښې سل غریبانانو له پیسې زمونږه دومره وسائل نشته چې مونږه په سلو کښې سلو له پیسې ورکړو۔

صاحبزاده ثناء اللہ: میڈم سپیکر!

Madam Deputy Speaker: I am coming to you Sanaulah Sahib, let him finish.

ولې Impassioned کیری، You carry on۔

وزیر مذہبی امور عشر و زکوٰۃ: د دے و جی نہ ہغہ ٲول تفصیل دہ تہ، دے د داسی یو ٲکھی او بنائی چھی ٲہ ہغھی کبھی ہغہ تفصیل نہ وی ور کرے نو زہ بہ ورتہ او وایمہ۔ مکمل تفصیل چھی دہ ٲہ غوبنتی دی بلکہ ما د ہغھی نہ، د دہ د ہغھی سوال سیوا کرے دے، دہ تہ مہی تفصیلات مہیا کرل، ہیخ داسی نکتہ ٲاتھی نہ دہ چھی ہغہ ٲاتھی شوہی دہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔ ثناء اللہ صاحب! اوس ٲاخی۔ ثناء اللہ صاحب! د دے جواب۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناء اللہ صاحب نہ ٲس تاسولہ راخم۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میڈم! زہ دا خبرہ بیا Repeat کوم۔ زہ دا نہ وایم چھی دا زکوٰۃ مالدار و تہ ملاؤ شوے دے دا خو خان لہ یو ایشو دہ۔ زہ د وزیر صاحب نہ صرف دا ٲوس کومہ چھی تاسو زکوٰۃ ٲہ کومہ میاشت کبھی، ٲہ کال کبھی دوہ قسطونہ ور کوئی، د ہغھی د ٲارہ ٲہ میاشتہ متعین دی کہ نہ؟ صرف او صرف تاسو ئی د ووتونو ٲہ وخت کبھی ور کوئی، زہ ورتہ نہ وایم، زہ ٲوس ترہی دغہ کوم چھی تاسو لہ ٲہ وخت شتہ کہ نشتہ چھی ووتونہ ٲہ زکوٰۃ بانڈی اخلی۔ نمبر دو، بل سوال مہی ضمنی دا دے میڈم! چھی دا کوم زکوٰۃ نومونہ ٲہ لسٲ کبھی راغلی دی، زہ وایم دا غریبانان دی، زہ د دے منسٹر صاحب سرہ Agree کوم چھی دا غریبانان دی خودا د راتہ ٲکبھی نومونہ او بنائی، خوبنہ د ٲکبھی دے او کھی چھی ہغہ کسان زہ راولم او ستاسو دے کمیٹی تہ ئی مخامخ کریم، دوئی ٲکبھی خوبنہ او کھی چھی آیا دا شپہر زہ روٲی چھی کوم دے دا دے یو سہری تہ ملاؤ شوی دی کہ نہ، ہغہ غریب تہ ٲہ دوہ زہ او زر روٲی ملاؤ شوی دی۔ دوئی د ٲکبھی خوبنہ او کھی او سرے بہ ورلہ زہ راولم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منور صاحب! منور صاحب!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تخینک یو میڈم۔ میڈم! منسٹر صاحب نے یہ فرمایا کہ میرے پاس فنڈ کا کوئی استعمال نہیں ہے اور لوکل کمیٹیاں استعمال کرتی ہیں۔ میرا کونسلین منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ یہ جو چیزیں کا

انتخاب کرتے ہیں، کیا ان کا اختیار بھی ان کے پاس ہے یا اس کا کوئی پروسیجر ہے، کوئی طریقہ ہے ان کے پاس؟

وزیر مذہبی امور، زکواۃ و عشر: یہ زکواۃ عشر ایکٹ ہے 2011ء، ابھی ہم نے امنڈمنٹ بھی اس میں کی ہے۔ اس ایکٹ کے مطابق دو لوگوں کے ساتھ اختیار ہے، پرائونشل زکواۃ کونسل کی Constitution یہ صرف سی ایم کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ پرائونشل زکواۃ کونسل کو وہ Nominate کرتا ہے، اس کی خوشی سے کہ یہ، یہ باقی سارا اختیار پرائونشل زکواۃ کونسل کو ہے، باقی ایکٹ کے مطابق جتنا بھی اختیار ہے، یہ لوکل کمیٹیوں کا بنانا، ضلعی کمیٹیوں کا بنانا، ضلعی چیئرمینوں کا بنانا، یہ سارا اختیار پرائونشل زکواۃ کونسل کے پاس ہوتا ہے، یہ نہ وزیر کے پاس ہے، ایکٹ کے مطابق یہ طریقہ کار ہے اور وہ طریقہ کار اپنایا گیا ہے اور اسی طریقے سے ساری کمیٹیاں تین ہزار نو سو چھیانوے کمیٹیاں بنی ہیں، تین ہزار نو سو چھیانوے کمیٹیاں ہیں، یہ بنی ہیں اور ایکٹ کے مطابق بنی ہیں، قانونی طور پر بنی ہیں۔ انسان ہے خطا کار، غلط کار ہم سارے ہیں لیکن طریقہ کار جو ایکٹ کے مطابق ہیں وہی استعمال ہوا ہے، وہی طریقہ اپنایا گیا ہے اس کے مطابق کمیٹیاں بنی ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: احمد زئی صاحب، مائیک آن کریں۔

جناب محمد عارف: شکریہ میڈم سپیکر، دا مخکبھی دے نہ چھی کلہ دا کمیٹی جو رہے دے او زکواۃ چیئر مینان جو ریڈل، ہغھی ٹائم کبھی د اسمبلی تقریباً تلو ار کانوپہ دے بانڈی اعتراضات کری و۔ بابک صاحب یوہ دیرہ بناؤستہ خبرہ کری وہ چھی یرہ د دے د پارہ لکہ یو بنہ امانتدار کس پکار دے نو بدقسمتی نہ پہ پورہ صوبہ کبھی صرف د جماعت اسلامی چھی کوم کسان و ہغہ امانتدار و باقی د پی تی آئی، کیو د بلیو پی دا تھول چھی کوم دے دا بی ایمانہ و۔ (تالیاں) زما جی کونسچن دا دے چھی چیئر مینان ہغہ ٹائم کبھی دوی او وئیل چھی یوہ کمیٹی جو رہ شوہ دہ، کونسل جو رہ شوہ دے او ہغوی بہ فیصلہ کوی تر نن تاریخہ پورہ جی ہغہ فیصلہ رانغلہ۔ مونہہ دا تپوس کوؤ چھی آخر د دے Criteria خہ وہ او پہ مختلف ضلعو کبھی چھی کوم دے صرف او صرف دا دیوہ پارٹی چیئر مینان خنگہ جو رہ شوی دی؟ یا خو ہغہ کمیٹی چھی کوم دے فعال نہ وہ نو بیا دیو کمیٹی جو رہ شوی چھی ہغھی کبھی د زکواۃ چیئر مینان بیا دوبارہ Revise شی او د ہغھی

تپوس هم او کړے شی چې په کومه طریقه کار باندې به هغه جوړېږي، په هره حلقه کبني په هر یو سی کبني او د ثناء الله صاحب کوئسچن چې زه په دې نه پوهېږم چې دا صرف د الیکشن په میاشت کبني دا زکوة تقسیمېږي که نه په بله میاشت کبني هم تقسیمېږي۔ بدقسمتی چې کله الیکشن وی، په هغه میاشت کبني چې کوم دے زکوة تقسیمیدل شروع شی۔ نو دا د چې کوم دے لږه کلیئر شی او زکوة دا چیرمینان د Revise شی چې د دوی دوباره انتخاب اوشی۔

محترمه ډپټي سپیکر: بابک صاحب! حبیب الرحمان صاحب زما خیال دے د بابک صاحب نه پس تاسو به یو ځایې جواب بیا ورکړئ۔ بابک صاحب! بابک صاحب پلیر۔ Babak Sahib, you carry on۔

جناب سردار حسین: وزیر صاحب نه زما یو ضمنی سوال دے او بل ما چې دا کوالیفیکیشن او کتلو د دې چیرمین د پاره چې کوالیفیکیشن به څه وی، دا ما چې او کتلو، نو خدائے شته دا ما ته لږ داسې Incomplete بنکاره شو۔ زما خو به د پیاوړتیا ته او وزیر صاحب ته دا تجویز وی چې دا مسلمان وی، بالغ وی، میټرک پاس وی، مالی طور باندې مضبوط وی، شریف انسان وی، کردار ئې بڼه وی، غیر سماجی سرگرمو کبني ملوث نه وی۔ زه پکبني یو ایډیشن کول غواړمه او هغه دا چې هغه د جماعت رکن وی نو زما یقین دا دے چې بیا به دا کوالیفیکیشن کمپلیټ شی چې هغه د جماعت رکن وی۔

(تالیاں)

محترمه ډپټي سپیکر: بابک صاحب!

جناب سردار حسین: زما ضمنی سوال دے، دویم سوال زما دا دے۔

محترمه ډپټي سپیکر: بابک صاحب! یو منټ، زما خیال دے چې You are answering 2761، د دې نه پس راروان دے هغه، هغه هم د دغه۔۔۔۔

جناب سردار حسین: کوالیفیکیشن، کوالیفیکیشن هغوی بیان کړو کنه، ما هغه او وئیلو، ضمنی سوال زما دا دے چې دا د زکوة دا پیسې چې دی دا بینک کبني پرتې وی، ظاهره خبره ده بینک خپل سود ورکوی او سود اخلی که وزیر صاحب دا وضاحت او کړو چې دا د زکوة دا پیسې چې دی په دې باندې سالانه مونږ ته

خومرہ منافع یا سود ملاویزی او داد زکواۃ دا پیسہ چہی مونبرہ مستحقو خلقو لہ ورکوؤ نو پہ دیکبہی بیا د سود ہغہ پیسہ شاملی وی کہ نہ ہغہ ترینہ کتوتی کوئی او خالص پیسہ خلقو لہ ورکوئی؟ کہ دا وزیر صاحب او وئیل نو مہربانی بہ وی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلو تہا صاحب چہی کوئسچن او کری نو Then you can answer them. Nalotha Sahib!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، میڈم سپیکر صاحبہ! میں جو باقی دوستوں نے بات کی اس کے اوپر نہیں جاؤں گا۔ میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ پچھلی حکومتوں میں ایوب میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد اور ڈی ایچ کیو ایبٹ آباد کو جو غریب مستحق لوگ علاج معالجے کیلئے آتے تھے اور اس میں کینسر اور ہیپاٹائٹس سی اور دیگر بیماریوں کیلئے فنڈ دیا جاتا تھا، ایوب میڈیکل کمپلیکس کو بھی اور ڈی ایچ کیو کو بھی، گزشتہ ڈھائی سالوں سے جب سے حکومت یہ آئی ہے اور منسٹر صاحب کے پاس یہ وزارت گئی ہے تو ابھی تک ایک روپیہ وہاں پر نہیں دیا گیا۔ تو میں اس کی وجہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ لوگ سارے امیر ہو گئے، ان کی نظر میں علاج کے مستحق نہیں رہے تب آپ نے پیسے نہیں بھیجے ہیں یا کیا وجہ ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: حبیب الرحمان!

جناب عسکر پرویز: میڈم سپیکر!

Madam Deputy Speaker: Related to this you know the whole day will be sitting then you know, okay.

جناب عسکر پرویز: تھینک یو میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! جیسے نلوٹھا صاحب نے بھی کہا ہے کچھ ایک مہینے پہلے ایک کریسچن فیملی نے ان کی بیٹی کی Heart surgery تھی تو اس کیلئے انہوں نے Apply کیا تھا زکواۃ کیلئے تو انہوں نے اس کی Refuse کر دی تھی Application یہ کہہ کر کہ Non-Muslims are not eligible for Zakat۔ تو ایک سوال تو میرا یہ ہے کہ آیا آپ لوگ Non-Muslims کو Provide کی ہے کہ ان لوگوں کو زکواۃ ملی ہے تو ان میں سے کتنے Non-Muslims ہیں جن کو آپ نے زکواۃ دیں؟

Madam Deputy Speaker: Habib-Ur-Rehman Sahib! You have to answer four people now, you know.

یو خائی بہ جواب ور کوئی۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: میڈم سپیکر! جہاں تک یعنی موڈر جو ہے یہ ثناء اللہ ہے۔ ثناء اللہ چہی کوم سوال کرے دے، د ہغہ سرہ Related سوالونہ کہ خوک کوی د ہغہی جواب بہ زہ بالکل ور کومہ۔ دا سوالونہ چہی دوئی دومرہ مختلف او کپل چہی چا داسی سوال او کپرو چہی پہ دغہ کنبہی چہی کوم دے زکوٰۃ ایند عشر ایکٹ کنبہی ترمیم کول غواړو یعنی بعضی خبری داسی پکنبہی او شوہی، مختلف، نو دا دوئی چہی کوم خلق دے موڈر دے اگرچہ زہ د دہی تہولو خیزونو جوابونہ ور کولہی شم خوزہ دا مناسب نہ گنرمہ حکہ چہی پہ یو سوال بانڈی دومرہ Deliberation او دومرہ لوئی دغہ اوشی، ہر سری تہ اختیار دے چہی اسمبلی تہ د فریش سوالونہ راوڑی او دا Irrelevant سوالونہ دی، د دہی جواب زہ مناسب نہ گنرمہ چہی ور کرمہ۔ زہ ہغہی یو خپل ورور تہ د ہغہ سرہ او د ہغہ د Relevant د ہغہ سوالونہ چہی کوم دی، ہغہ مہی ور کپی دی او بالکل مکمل طور د دہی 2071 والا جواب ہم پہ دیکنبہی تقریباً دسکس شو، د دہ دوہ سوالونہ وو ہغہ دواړہ دسکس شو۔ د دہی وجہی نہ ما داسی خہ خبرہ تشنہ نہ دہ پاتہی شوہی او ان شاء اللہ تعالیٰ زہ یو خبرہ کومہ چہی دے د یو کیس، گورہ لکہ دا کوم Criteria چہی دہ د ہغہی د دے دا اووائی چہی دا کوم سرے فلانکے چیئرمین فلانکے چیئرمین دوہ درہی د Pinpoint کپی چہی دا پہ دہی Criteria, eligibility چہی کومہ دہ، دا پہ دہی پورہ نہ دہ، دا غلطہ شوہی دہ چہی ہغہ خلاف انکوائری او کرمہ۔ باقی د دہ چہی کوم سوال دے ہغہ جواب باقاعدہ ملاؤ شوے دے ہیخ قسم تشنگی دا پہ جواب کنبہی نہ دہ پاتہی شوہی۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: I am moving to the next Question is related to this Question. Question No. 2761, Janab Sahibzada Sanaullah Sahab!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! انہوں نے جواب نہیں دیا ان کو جواب دینا چاہیے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! ان کا جو جواب تھا اس میں وزن ہے۔ وہ کہتے ہیں Everybody has the right to bring a Question to the Assembly rather asking supplementary۔ سپلیمنٹری اس کا Dilute ہو جاتا ہے، کولسکن ہی Dilute ہو گیا، So you, you have got the right to bring to the Assembly. Next Question 2761, please.

\* 2761 \_ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع دیر اپر میں زکوٰۃ کمیٹیاں بنائی ہیں؛  
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو موجودہ زکوٰۃ کمیٹیوں کے ممبران کی تفصیل فراہم کی جائے۔  
 نیز ان کو کس اہلیت کی بنیاد پر چیئر مین اور ممبر بنایا گیا۔ تفصیل فراہم کی جائے؟  
 جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ و عشر): (الف) جی ہاں۔

(ب) چیئر مین اور ممبرز کے نام و تفصیل لف ہذا ہے دفعہ 15 شق نمبر 4 زکوٰۃ و عشر ایکٹ مجریہ 2011 کے تحت مندرج ذیل اہلیت کے حامل افراد کو چنا جاتا ہے۔

- 1- مقامی ہوں اور بالغ مسلمان ہوں۔
- 2- میٹرک پاس ہوں۔
- 3- مالی طور پر مستحکم ہوں۔
- 4- شریف اور اچھے کردار کے حامل ہوں۔
- 5- غیر سماجی سرگرمیوں میں ملوث نہ ہوں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میڈم سپیکر! کیا وزیر زکوٰۃ و عشریہ ارشاد فرمائیں گے کہ: "آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع دیر اپر میں زکوٰۃ کمیٹیاں بنائی ہیں"۔ "جی ہاں"۔ "ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو موجودہ زکوٰۃ کمیٹیوں کے ممبران کی تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز ان کو کس اہلیت کی بنیاد پر چیئر مین اور ممبر بنایا گیا ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے"۔ دوئی میڈم! چچی کوم تفصیل ور کپے دے او دا کوم دوئی د اہلیت خبرہ کپے دے چچی مقامی بہ وی او بالغ مسلمان بہ وی۔ میٹرک بہ ٹی پاس وی، مالی طور بہ مستحکم وی، شریف او د بنہ کردار بہ وی۔ زہ دا خبرہ کوم چچی مالی طور مستحکم نہ وی دا دیرہ ضروری خبرہ دہ نو ہغہ زہ وایم

تقریباً 90 پرسنت خلق د دوی چیئرمینان د زکوٰۃ مستحق دی، د زکوٰۃ مستحق دی۔ دلته دوی لیکي چې مالی طور مستحکم وی چې هغه د زکوٰۃ نور و له ورکوی۔ دوی چې کوم ممبران کړی دی هغوی نه دا زیاتی کیری نه، زه دا وایم، (تالیان) او زه جی دا د دې اسمبلی په دې فلور باندې دا زه برملا خبره کوم چې د دوی چیئرمینان د کوم یونین کونسل وائی په دیر بالا کبني بتیس یونین کونسلې دی۔ چې د کوم یونین کونسل چیئرمینان دوی وائی چې هغه ور له راولم چې هغه ما ته خپل بینک بیلنس او بنائی۔ مالی طور مستحکم به څنگه وی د دې د پاره به څه طریقہ کار وی که نه به وی، د هغه اکاؤنٹ به نن سبا خو ټول شے آن لائن دے۔ دا منسٹر صاحب د د هغوی د اکاؤنٹونو نمبرې واخلی او تاسو ئې اوگورئ، زموږ په تاسو باندې هیڅ اعتراض نشته بالکل ما ته منظور دے۔ مالی طور مستحکم هغه پخپله زکوٰۃ اخلی۔ (تالیان) اللہ گواه دے وزیر صاحب پخپله باندې بنفس نفیس په الیکشن کبني راغله وو د خال په کلی کبني ئې زکوٰۃ چیکونه تقسیمول۔ (تالیان) دوی پخپله باندې راغلی وو۔ زه به د خپلې هرې خبرې ثبوت پیش کوم چې کله په اولنی ورځ ما حلف دلته واخستو ما دا خبره کړې وه، زه هم د هغې خبرې سره خپلې خبرې له د دې وجې نه تائید ورکوم چې دوی کومو مدرسو ته اعلانات کړی وو لس لس لکھے او پینځه پینځه لکھے روپئ خو بیا هغه خبره راخی چې یواځې دا مدرسې په دیر کبني صرف د دوی وی که نه د علماء کرام نورې هم مدرسې شته علماء کرام به هم موجود وی۔ زه وایم په زکوٰۃ کبني بی انصافی کیری په زکوٰۃ کبني د اللہ په حق کبني بی انصافی کیری۔ (شیم شیم کے نعرے) زه دا وایم چې نو خدائے د نکړی خدائے د نکړی هسې نه چې د دوی د لاسه را باندې نور څه مصیبتونه راشی۔

Madam Deputy Speaker: Habib-ur-Rehman Sahib! Actually the Questions hour is over Habib-ur-Rehman Sahib! Please explain.

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ و عشر): زه ورومبئی خبره دا کومه چې دا کوم سوالونه Irrelevant دی خو یو زما Personal explanation دے چې دے دیر ته راغله وو ده چیکونه تقسیم کړی دی۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ۔ زه به د دې کلیمې نه



منکریم کہ ما یو چیک، یو چیک، د One penny ما یا پہ دیر کبني تقسیم کرے وی یا ما بل خائي کبني تقسیم کرے وی۔ دا گورہ زہ یو داسی سرے یم چي ما خوک پیژنی، زما د ضلعي دا خلق ما پیژنی اگرچہ زما بہ سیاسی Opponent وی زہ بہ جی خبرہ کوم کہ چرتہ پہ تاریخ کبني دا راغله، زہ کہ چرې ستاسو خہ دغه وی، زما پہ خائي د بل سرے هلته کبني اولیری۔ دا خبرہ، زہ خدائے گواہ کومہ بحیثیت مسلمان پہ دې معزز ایوان کبني دا خبرہ کومہ، زہ دومرہ سخت سرے یمہ چي پہ دې وزارت کبني ما تہ یو سرے راشی وائی فلانکی چیئرمین تہ اولیکہ چي ما لہ چي کوم دے نو پیسې را کړی، ما تہ دا گناہ بنکاری۔ زہ وایم د وزیر پہ حیثیت زہ دا نشم لیکلې چي یرہ دا فلانکے سرے چي کوم دے دا مستحق دے خکے یو استحقاق زما ما باندې وحی نہ راخی۔ استحقاق د هغې مقامی چیئرمین حق دے۔ د دې وجې نہ زہ دیر افسوس سرہ وایمہ چي دا ثناء اللہ ما تہ خودا دیر زیات دغه سرے بنکاریدو خوزہ د خدائے شکر ادا کوم چي برملا او مخامخ پہ ما باندې دروغ او وئیل نو د دې د وجې نہ دې نورې خبرو کبني ہم زما پہ خیال بہ ہیخ خہ حقیقت نہ وی، دا خومرہ سوالونہ چي کیری اوس دا تول Irrelevant دی، د دہ د سوالونو باقاعدہ جواب ور کرے شوے دے خومرہ پورې گورہ جی۔۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: یو خبرہ دہ چي دا پہ کوم اہلیت باندې دوئی سلیکت شوی دی؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: هغه لا کوئسچن جواب ور کوی پلیز لبر Patience اوساتئی This is Assembly هغه جواب ور کوی تاسو مینخ کبني اودریری Just carry on۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: بل دا چي دہ غیر متعلقہ یو سوال یو کرے دے او پہ هغې کبني دا دہ حادثہ چي کومہ دہ هغه ستاسو پہ وساطت زہ وایم چي هغوی د دا خپل Mindset ہم تھیک کری او دا ہم چي د چا متعلق چي پیژنی یو سرے د هغه متعلق دا نمونہ یو رائے قائمول دا دیر افسوسناکہ دہ۔ نوزہ وایم چي سوال او کړی، د هغې جواب ورتہ ملاؤ شوے دے۔ د دہ پہ دې دواړو سوالونو کبني ہیخ قسم خہ ابہام نہ دے پاتې شوې، هغه جواب اوس بہ ما مزید چي زہ کومہ بیا بہ ما تہ ہم پہ زہ کبني بہ چي کوم وو هغه شیطانی و سوسې راخی، زہ بہ ہم هغه جواب تہ واؤرم نو بیا بہ دغه وی۔ د دې خپل عمر سرہ زما تقاضہ دا دہ چي زہ داسي خبرې

کول نه غواړمه چې هغه زموږ په مینځ کېنې د خفگان باعث جوړ شی خو زه ټولو وروڼو ته دا وایمه چې "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصِيبُوا عَلَيَّ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ" - یو خبرې تحقیق د نه دے کرے ، معلومات دی نه دی کړی بحیثیت مسلمان د غسې تهمت لگول، داسې دغه لگول دا ډیر افسوسناک دی۔ نوزه د دې خپل وروړ یعنی که څه ستغې خبرې وی، زه معافی غواړمه خو بهر حال زه ټولو وروڼو ته مې درخواست دا دے چې دا خو موږ معزز خلق یو، خلقو را باندې اعتماد کرے دے، د مختلفو پارټو خلق به یو یو بل سره به سیاسی اختلافات وی خو دومره حد ته تلل دا بې مناسبه ده۔ نوزه د دې وجې نه، بل زه دا وایم چې دا د دغه نه۔۔۔۔

محترم ډپټي سپیکر: ثناء اللہ صاحب!

صاحبزاده ثناء اللہ: سپیکر صاحب! وزیر صاحب ته زما په دې خبره باندې څه درد ملاؤ شوے وی زه د ده معذرت کومه چې زما د خبرې مقصد دا نه دے چې په تا باندې زه دروغ وایم۔ زما مقصد د خبرې نه دا دے چې دا په پاکستان کېنې واحد یو زکوة په ارکان اسلام کېنې دی، دا عملی طور پکار ده چې موږ تهپیک کړو، زما مقصد د خبرې نه دا دے۔ ضروری خبره نه ده چې په یوه پارټی کېنې د سرے وی او هغه د پاک وی، ټول خلق د پاک وی۔ په هره پارټی کېنې بڼه خلق او بد خلق به وی۔ زما د خبرې نه مقصد دا دے چې کم از کم په زکوة کېنې دوی د پارټو په بنیاد باندې د چیئرمینانو انتخاب نه کیری، دا زما خیال دے چې د دې ټول هاؤس ته به دا خبره منظوره وی که نه به وی منظوره؟ (تالیان) که هغه په اقتدار کېنې وی او که هغه په اختلاف کېنې دی۔ دا یو طریقہ مخکېنې موجود وه ما ته خو اوس پته نشته چې اوس شته که نشته چې کومو، میډم! چې کومو خلقو به زکوة اخستی کیدو نو د هغوی لستونه به ئې په جماتونو کېنې لگول چې خلقو ته پته اولگی چې دا سرے مستحق دے، ولې هغه لستونه نن غائب شو، نن د جماتونو نه؟ په جماتونو کېنې نه لگولې کیری۔ چې یو سرے د زکوة مستحق دے نو پکار ده چې د هغه لست کېنې نوم بنکاره وی خو میډم سپیکر! زه دا وایم چې د دې کمیټی د دې چیئرمینانو نور زکوة ئې خو ورله ورکرے دے که بدوله ئې

ورکھے دے حقدار دی او کہ نہ دی، پہ ورخ د قیامت بہ دوی جواب ورکوی او  
ہغہ چیٹر مین بہ ئی جواب ورکوی خوزہ دا وئیل غوارم چہ دا د چیٹر مینانو د  
سلیکشن Criteria خہ دہ؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Under the rule 48 اس کے تحت سوال نمبر 2761 کو ڈسکشن کیلئے منظور کیا  
جائے، بس ختم Detailed discussion کیلئے منظور ہو گیا۔ Next Question 2853, again  
Sanallah Sahib! پتہ نشہ نن خو تا خہ چل کرے دے، Okay carry on۔  
(سیکرٹری اسمبلی سے) دیو کس مہ اخلئی کنہ شیپر کوئسچنز۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میڈم! قاریبرہ ورتہ مہ۔ (تمہیے) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناء اللہ صاحب! کوئسچن نمبر او وائی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: 2853۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا۔

\* 2853 \_ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2010 کے سیلاب سے نقصانات ہوئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سیلاب کے بعد حکومت وقت نے حفاظتی بند بنانے کا پروگرام  
شروع کیا تھا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2010ء سے تاحال PK-93 میں کس کس  
مقام پر حفاظتی بند بنائے گئے ہیں۔ یونین کونسل وائر تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز مذکورہ حفاظتی بندوں پر  
کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان { سینئر وزیر (آبپاشی) } : (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) سال 2010 کے دوران سیلاب سے PK-93 ضلع دیر میں جو نقصانات ہوئے تھے، دفتر ہڈانے  
Flood Damages Directorate کے تحت PK-93 کی درج ذیل یونین کونسلوں میں حفاظتی بند  
بنائے گئے ہیں:

نمبر شمار	نام یونین کونسل	خرچ شدہ رقم
01	یونین کونسل تورمنگ	6.5 ملین روپے
02	یونین کونسل شلفلم	10.00 ملین روپے
03	یونین کونسل خال	20.00 ملین روپے

صاحبزادہ ثناء اللہ: "کیا وزیر آبپاشی صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2010 کے سیلاب سے نقصانات ہوئے ہیں۔ (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سیلاب کے بعد حکومت وقت نے حفاظتی بند بنانے کا پروگرام شروع کیا تھا۔ (ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2010 سے تاحال یعنی ابھی تک PK-93 میں کس کس مقام پر حفاظتی بند بنائے گئے ہیں۔ یونین کونسل وائز تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز مذکورہ حفاظتی بندوں پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟" میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سکندر خان صاحب!

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی)}: سپلیمنٹری کوئسچن کہ دوئی اوکری نو بیا بہ زہ جواب ور کریم۔ سپلیمنٹری کہ دوئی خہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہ ثناء اللہ کوئسچن ہم کوی سپلیمنٹری ہم کومے؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: میڈم! سپلیمنٹری نہ کومہ خود دے سوال جواب ٹی کوم چہی ور کریمے دے نو دا ٹی صرف د درہی یونین کونسلو ور کریمے دے، ما د PK-93 ٹول غوبنتلی وو۔

سینیئر وزیر (آبپاشی): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میڈم سپیکر! دوئی چہی کوم کوئسچن کریمے وو، دا 2010 کبہی چہی کوم Floods راغلی وو، د ہغہی بارہ کبہی دوئی کوئسچن کریمے وو او دوئی بیا ہغہی کبہی دا تفصیل غوبنتی وو چہی 2010 کبہی چہی کوم Floods راغلی وو، ہغہی کبہی بیا یہ PK-93 د ہغہی د پارہ کوم Flood protection works شوی دی، ہغہ د او بنائی۔ ہغہ وخت سرہ میڈم! دا تیر اسمبلی کبہی، تیر حکومت کبہی دغہ شوے وو او ہغہ وخت سرہ چہی کلہ Flood راغے نو ہغہی دیر لوئی نقصان کریمے وو او ٹولہ صوبہ کبہی مختلف اضلاع

کبني د هغې نقصانات شوی وو۔ د هغې د پاره هغه وخت کبني دا Decision اخستلې شوی وو چې يو Flood Directorate جوړ شو FDRT به ئې ورته وئيلو جی او هغه جوړ شو In collaboration with PDMA and USAID۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناء اللہ صاحب! دا جواب تاسو له درکوی And you are talking to Sobia, he is responding to you.

سینیر وزیر (آپاشی): USAID او PDMA يو ځانې کبنيناستل او هغوی د ټولې

This came to more than about ten billion rupees صوبي جائزه واخستله، دا دغه 6.5 Million rupees هغه وخت سره دغه شوی وو او هغه پلان کبني چې کوم ايرياز راغلی وو، د دوی په حلقې کبني درې يونين کونسلې هغه وخت سره خوښ شوی و، هغې کبني يو يونين کونسل تورمنگ وو چې هغې کبني 10 Million rupees خرچ شوې جی۔ بيا يونين کونسل شلفلم چې هغې کبني 20 Million rupees خرچ شوی دی او يونين کونسل خار چې دے هغې کبني خرچ شوی دی۔ دا خبره به د دوی بالکل تهپیک وی چې هغه وخت سره دا به نه وی شوې چې ټول د Flood کار به شوی وی خو چې هغې وخت کبني چې کوم Emergent وو، کوم زیات ضروری وو نو هغه خوښ شوی وو او هغه اخستلې شوی وو او په هغې باندې کار شوی وو۔ که دوی غواړی د دې Further detail هم زه دوی له ورکولې شمه چې یوسی تورمنگ کبني چې دے اووه Spars جوړ شوی دی جی او دا ده Panjkora River باندې ملک آباد سره جوړ شوی دی۔ دوه Spars چې دے هغه ادنی سره په Panjkora River باندې جوړ شوی دی او 380 feet guide بند چې دے دا ملک پتیرول پمپ Along Panjkora River چې دے دا ټول جوړ شوی دی جی، This came to 6.5 Million rupees total جی۔ بيا شلفلم کبني پینځه Spars جوړ شوی دی په رائټ بینک باندې پنچکوره، او 511 feet guide چې دے Along right side Panjkora چې دے دا دغه شوی دے 20 million This came to ten million جی او یوسی خال چې دے هغه 20 ملین دغه شوی وو۔ په دیکبني لس فرش جوړ شوی دی په رائټ بینک په پنچکوره باندې د کلکتې او خال بازار سره لنډ جی۔ او بيا 1660 Feet guide بند چې دے دا خال ویلج کبني جوړ شوی دے۔ د دې نه علاوه به هم نور وی، زه دوی سره Agree

کومه چي دا هغه وخت سره صرف ضروری وه Initial issue ځکه چي نقصان دومره شوم و و چي پراونشل گورنمنټ سره هغه شان پیسې نه وے خو مونږ به دوئ سره کښینو، دلته کښې ایکسیئن هم راغله دے او نور د ډیپارټمنټ ستاف هم موجود دے۔ دوئ سره به زه وروستو کښینمه چي نور که هغې کښې کوم ضروری دوئ بنائې نو We look into it، هغه پروگرام ختم شوم دے خو راروان اے دی پی د پاره یا دغه د پاره نور کوم پروگرامز چي مونږه د Flood د پاره جوړوؤ نو هغې کښې به د دوئ کوم ایریاز چي کوم دوئ ضروری بنائې، مونږه به هغه Consider کړو جی۔

محترمه ډیپټي سپیکر: اوکے۔ ثناء اللہ صاحب!

صاحبزاده ثناء اللہ: میڈم سپیکر! زه د وزیر صاحب شکریه ادا کومه چي هغوی وائی چي یره نوی چي کوم دی خوزه داسې وایمه چي دا مخکښنی چي کوم شوی وود 2010 او دا تهپیک ده چي دا د دوئ دغه نه وو، د بل حکومت به و و خود 2013 نه تر اوسه پورې چي کوم بندونه لگیا دی اوس هم لږ ډیر جوړیږی حقیقت دا دے چي دا د زمکو د حفاظت د پاره نه جوړیږی۔ نوزه د وزیر صاحب په نوټس کښې دا خبره راوستل غواړم چي ډیر دومره بدقسمته، سکندر خان سره په معذرت زه خبره کوم دوئ ته به پکښې ډیره گناه نه وی خو زه دا یو خبره جی کوم چي د ډیر خلق ډیر بدقسمته خلق دی ځکه چي دلته هر یو څیز صرف او صرف د ووت په بنیاد کیږی۔ داسې زمکې شته دے چي هغه د ډیر، زه به د خال خبره او کرم د خال مالټا په ټول پاکستان مشهوره وه د خال رباط مالټا، خونن د خال چي کوم هغه باغونه وړلې شوی دی، د هغې د پاره یو بند هم جوړ نشو۔ صرف د هغې خلقو خپل هغه ځایونو ته چي کوم ځائې کښې جریب زمکه نشته دے جریب زمکه، هلته کروړونه روپې د حکومت ضائع کیږی۔ زه به سکندر خان سره ان شاء الله تعالیٰ کښینم بالکل زه د دې خبرې د دوئ شکریه ادا کوم۔ زما مقصد صرف دغه دے چي د دغې علاقې زه نه دوئ د په خپل محکمې په وساطت سره زما په سیاسی بنیاد باندې نه، لار د شی او د هغې خلقو چي کوم ځائې کښې واقعی نقصانات کیږی او نور هم د سیلابونو خطرې ډیرې دی نو پکار ده چي هلته بندونه جوړ شی۔ زه د هغوی شکریه ادا کومه او زه به دوئ سره کښینم مهربانی۔

Madam Deputy Speaker: Okay. Sinkandar Sahib! On your first priority, you go to sit with him, okay.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2711 \_ محترمہ رومانہ جلیل: کیا وزیر امداد بحالی و آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حالیہ سیلاب تباہ کاریوں میں حکومت نے متاثرین سیلاب کیلئے خاطر خواہ اقدامات کئے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سیلاب کی تباہ کاریوں کی مکمل تفصیلات ضلع وائز فراہم کی جائے;

(ii) متاثرہ خاندانوں کی کتنی مالی امداد اور متاثرہ خاندانوں کی آباد کاری کیلئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے تھے،

تمام تفصیلات فراہم کی جائیں؟

محترمہ نرگس (پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد، بحالی و آباد کاری): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) سیلاب کی تباہ کاریوں کی مکمل تفصیلات ضلع وائز ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) متاثرہ خاندانوں کی مالی امداد کیلئے درج ذیل پالیسی وضع کی گئی:

اموات تین لاکھ روپے

زخمی ایک لاکھ روپے

دو کمروں پر مشتمل مکمل تباہ شدہ گھر ایک لاکھ روپے

جزوی تباہ شدہ گھر اسی ہزار

صوبائی پی ڈی ایم اے نے صوبے کے تمام اضلاع کو سیلاب سے متاثرہ افراد کی امداد کی غرض سے 23 کروڑ

65 لاکھ روپے فراہم کئے ہیں جس کی ضلعی وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

2712 \_ جناب محمود احمد خان: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں گزشتہ آٹھ مہینوں کے دوران بھرتیاں کی گئی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، جس پوسٹ پر تعیناتی کی گئی ہے، اس کی اخباری اشتہار، ٹسٹ انٹرویو کی تاریخ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز خالی آسامیوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟  
(سوال کا حکمانہ جواب موصول نہیں ہوا)

2713 \_ جناب محمود احمد خان: (الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام ضلع ٹانک میں ٹیوب ویلز موجود ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ضلع میں کل کتنے ٹیوب ویلز کہاں کہاں موجود ہیں۔ نیز ان میں سے کتنے چالو اور کتنے خراب اور کب سے خراب حالت میں ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟  
جناب سکندر حیات خان { سینئر وزیر (آپاشی) } (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع ٹانک میں کل پانچ عدد ایریگیشن ٹیوب ویلز موجود ہیں جو مندرجہ ذیل مقامات پر نصب ہیں:  
1- گول بازار 2- حیات اللہ (کوٹ) 3- کوٹ

اباسین

4- کوٹ خالد وکیل 5- کوٹ اعظم نیو آبادی

یہ تمام ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں۔

2714 \_ جناب محمود احمد خان: کیا وزیر لائیو سٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹانک میں گریڈ ایک سے گریڈ چار تک کی خالی آسامیوں پر بھرتی کیلئے اشتہار اخبار میں دیا گیا جن پر اپنے بندے بھرتی کئے گئے ہیں؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پہاڑ پور سے ایک ملازم کو ٹانک تبدیل کر کے اس کی جگہ پہاڑ پور میں دوسرا بندہ بھرتی کیا گیا ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو بھرتی شدہ افراد کے نام اور کوائف کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز پہاڑ پور میں بھرتی ہونے والے بندے کے بارے میں بھی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟



جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک و امداد باہمی): (الف) جی نہیں۔

(ب) ٹانک کی لیبارٹری نئی منظور کی گئی ہے لہذا عارضی طور پر پہاڑ پور سے لیب اٹینڈنٹ (وقار اللہ) کو ٹانک تبدیل کیا گیا تھا جو بعد میں واپس بلا لیا گیا۔

(ج) صوبہ خیبر پختونخوا سول ملازمین کی (بھرتی، ترقی و تبادلہ) کے قواعد مجریہ 1989 کے قاعدہ 10 (2) کے ضمیمہ کے مطابق محکمانہ چناؤ کمیٹی سکیل ایک تاجپار کی آسامیوں پر بھرتی ضلعی ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعے پر کرتی ہے۔ دفتر ہذا کیلئے ضلع ٹانک میں جو نئی لیب اٹینڈنٹ کی آسامی منظور کی گئی، اس پر ابھی تک کوئی بھرتی نہیں کی گئی ہے۔

2715 \_ سید محمد علی شاہ: کیا وزیر لائیو سٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کیٹل بریڈنگ اینڈ ڈیری فارم ہری چند ضلع چارسدہ میں گائے، بیل اور بچھڑے موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ڈیری فارم میں کتنی گائے، بیل اور بچھڑے موجود ہیں۔ نیز گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے جانور خرید و فروخت کئے گئے، طریقہ کار واضح کیا جائے؟

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک و امداد باہمی): (الف) جی ہاں۔

(ب) گورنمنٹ کیٹل بریڈنگ اینڈ ڈیری فارم ہری چند میں درج ذیل گائے، بیل اور بچھڑے موجود ہیں:

گائے 240

بیل 17

بچھڑے 154

کل تعداد 411

نیز سابقہ پانچ سالوں کے دوران جانوروں کی خرید اور فروخت بمعہ طریقہ کار ایوان کو فراہم کیا گیا۔

2716 \_ سید محمد علی شاہ: کیا وزیر لائیو سٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کیٹل بریڈنگ اینڈ ڈیری فارم ہری چند ضلع چارسدہ سے دودھ حاصل کیا جاتا ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ڈیری فارم قائم ہونے کے بعد (دودھ) فروخت کرنے کا کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا تھا۔ نیز اب کس طریقہ کار کے تحت فروخت کیا جاتا ہے، گزشتہ پانچ سالوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک و امداد باہمی): (الف) جی ہاں۔

(ب) ڈیری فارم قائم ہونے کے بعد دودھ کو حکومت خیبر پختونخوا کی طرف سے مقرر کردہ نرخوں پر فروخت کیا جاتا تھا تاہم سال 2009-10 سے سال 2013-14 تک ٹینڈر کا طریقہ کار اپنایا گیا۔ سال رواں کے دوران پراسیس شدہ دودھ خیبر پختونخوا حکومت کی طرف سے مقرر کردہ نرخ پر مقامی مارکیٹ میں مبلغ 60/- روپے فی لیٹر کے حساب سے فروخت کیا جاتا ہے۔ گزشتہ پانچ سالوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

گزشتہ پانچ سالوں کی تفصیل:

2013-14	2012-13	2011-12	2010-11	2009-10	
134606 لیٹر	135880 لیٹر	156306 لیٹر	142349 لیٹر	151672 لیٹر	کل فروخت شدہ دودھ
42.45 روپے	37.74 روپے	41.6 روپے	32 روپے	26.50 روپے	نرخ فی لیٹر
5714025 روپے	5128111 روپے	6455438 روپے	4555168 روپے	4019308 روپے	قیمت
بذریعہ ٹینڈر	بذریعہ ٹینڈر	بذریعہ ٹینڈر	بذریعہ ٹینڈر	بذریعہ ٹینڈر	طریقہ کار

2718 \_ سید محمد علی شاہ: کیا وزیر لائیو سٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیٹل بریڈنگ اینڈ ڈیری فارم ہری چند ضلع چارسدہ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے، مذکورہ فارم سے سالانہ کتنی آمدن حاصل ہوتی ہے۔ نیز سالانہ اخراجات کتنے ہوتے ہیں، گزشتہ پانچ سالوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک و امداد باہمی): (الف) کیٹل بریڈنگ اینڈ ڈیری فارم ہری چند ضلع چارسدہ کیلئے کل مختص رقبہ 1561 ایکڑ ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

1- فارم، دفاتر، پیڈک، رہائشی کالونی وغیرہ 159 ایکڑ۔

2- غیر آباد زمین 52 ایکڑ۔

3- محکمہ زراعت برائے ریسرچ سٹیشن 110 ایکڑ۔

4- لائیو سٹاک ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ 10 ایکڑ۔

5- سیمین پروڈکشن یونٹ 20 ایکڑ۔

6- قابل کاشت زمین 310 ایکڑ۔

گزشتہ پانچ سالوں کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

2013-14	2012-13	2011-12	2010-11	2009-10	
دیگر اخراجات	روپے 23027732	روپے 14600687	روپے 18219037	روپے 1574938	
تنخواہ	روپے 17268350	روپے 16407131	روپے 7043761	روپے 5657908	
ٹوٹل	روپے 40296082	روپے 31007818	روپے 25262798	روپے 7232846	
2013-14	2012-13	2011-12	2010-11	2009-10	
روپے 21434525	روپے 23027732	روپے 14600687	روپے 18219037	روپے 1574938	
روپے 19588188	روپے 17268350	روپے 16407131	روپے 7043761	روپے 5657908	
روپے 41022713	روپے 40296082	روپے 31007818	روپے 25262798	روپے 7232846	

گزشتہ پانچ سالوں کی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

2013-14	2012-13	2011-12	2010-11	2009-10
روپے 8256144	روپے 10578649	روپے 7042576	روپے 9390847	روپے 11934882

2726 \_ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پشاور میں سول آفیسرز میس موجود ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ میس میں کس کس کو مستقل کمرے الاٹ کئے گئے ہیں

اور کن کن کمروں میں کون لوگ زبردستی قابض ہیں، ان تمام اہلکاروں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(سوال کا حکمانہ جواب موصول نہیں ہوا)

2826 \_ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2015 میں حکومت نے انصاف پروگرام کے تحت زمینداروں میں

مفت بیج اور کھاد تقسیم کیا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بیج و کھاد ضلعی حکومت کے ذریعے تقسیم کیا گیا;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ خرد برد کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی ہوئی ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ پروگرام کے تحت PK-93 میں کن کن زمینداروں کو کتنی کتنی مفت بیج اور کھاد دی گئی ہے، ان

کے نام، ولدیت، سکونت اور شناختی کارڈ کی فوٹوکاپی کی مکمل تفصیل یونین کونسل وائز فراہم کی جائے;

(ii) حکومت نے خرد برد کرنے والے ضلعی منتخب نمائندوں یا سرکاری اہلکاروں کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔ حکومت نے سال 2015 میں انصاف فوڈ سیکورٹی پروگرام کے تحت زمینداروں میں صرف مفت بیج تقسیم کیا ہے اور مفت کھاد تقسیم کرنے کا کوئی حکومتی پروگرام نہیں تھا۔

(ب) جی ہاں۔ انصاف فوڈ سیکورٹی پروگرام کے تحت صرف گندم کا مفت تخم کسان کو نسلرز کی سفارشات پر زمینداروں میں تقسیم کیا گیا۔

(ج) جی نہیں۔ PK-93 میں خرد برد کا کوئی کیس سامنے نہیں آیا۔

(د) (i) مذکورہ پروگرام کے تحت PK-93 میں 3577 بوری گندم (50 کلوگرام) فی زمیندار کے حساب سے مندرجہ ذیل یونین کو نسلرز میں مفت تقسیم کیا گیا ہے:

نام یونین کو نسل	تقسیم شدہ بوریوں کی تعداد
1۔ خال نمبر ایک	220
2۔ خال شافلیم نمبر دو	300
3۔ تور منگ نمبر ایک	260
4۔ تور منگ نمبر دو	180
5۔ سلطان خیل پائیں	275
6۔ اخگرم	285
7۔ بندی	486
8۔ چھپر	180
9۔ ٹوٹکے	264
10۔ نہاگ	160
11۔ پشتہ	152

165 12-صندل

725 23-واڑی

3577 ٹوٹل

مفت بیچ وصول کنندہ زمینداروں کے نام بمعہ ولدیت، سکونت اور شناختی کارڈز کی مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) ضلعی حکومت اور زمینداروں کی طرف سے 93-PK میں خرد برد کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

### اراکین کی رخصت

Madam Deputy Speaker: Some of the leave applications: Meraj Humayun Sahiba, Faisal Zaman Sahib, Alhaaj Ibrar Hussain, Alhaaj Saleh Muhammad Khan, Mst: Deena Naz, Mehmood Ahmad Khan Bittani, Azizullah Sahib, Haji Anwar Hayat Khan, Syed Muhmmad Ali Shah Bacha, Saeed Gul Bacha. Is it the desire of the House that the leave may be Granted?

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it The leave is granted. Then the other leave application of Ikramullah Khan Gandapoor, Muhammad Atif Khan, Imtiaz Shahid Qureshi, Mohibullah Khan, Sardar Sooran Singh Sahib, Malik Shad Muhammad, Inayatullah Khan, Malik Qasim Khan, leave for information of the House.

(The motion was carried)

جناب محمد رشاد خان: محترمہ سپیکر صاحبہ! ایک ضروری بات ہے۔ انتہائی توجہ طلب۔ تو کال اٹیشنز سے پہلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

Madam Deputy Speaker: I am coming to you. I am, okay Call Attention Notice, okay I promise to you, Rashad khan! I promise you.

چی د کال اٹینشن نہ مخکبھی بہ ستا سو۔۔۔۔۔

جناب محمد رشاد خان: جی، پہلے فاتحہ ہو جائے پھر میں بات کر لوں۔

Madam Deputy Speaker: Okay. Rashad Khan! You want to say something?

جناب محمد رشاد خان: پہلے فاتحہ ہو جائے، سات افراد جان بحق ہوئے ہیں اور کرنئی ایجنسی میں اور بہت سے زخمی ہیں تو آپ درخواست کریں کہ فاتحہ ہو۔ میری ریکوریٹ ہے پھر اس کے بعد میں اس معاملے پر بولنا بھی چاہوں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب! دعائے مغفرت فرمائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس، رشاد خان!

جناب محمد رشاد خان: تھینک یو میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے اور کرنئی ایجنسی کے علاقے ڈاؤڈی میں بر محمد خیل کے علاقے میں ایک حادثہ پیش آیا کونسلے کی ایک کان میں میتیں گیس کی Collapse سے ایک دھماکہ ہوا جس میں سات افراد شہید ہوئے، دس زخمی ہوئے چوالیس افراد اس موقع پر کان میں کام کر رہے تھے۔ تو میڈم سپیکر! بہت افسوسناک واقعہ تھا اور بار بار یہ واقعات کانوں میں ہوتے رہے ہیں، فائٹ میں ہوں یا سٹلڈ ایریا میں ہوں یا ملک کے دوسرے حصے میں ہوں۔ میری تجویز ہے، اس کی طرف میں بعد میں آؤں گا لیکن میڈم! بد قسمتی سے یہاں حکومتی، کے پی حکومت کے ایک ذمہ دار اہلکار اس ٹائم بریکنگ نیوز بار بار دے رہے تھے کہ سات افراد جان بحق ہوئے ہیں اور میڈیا پر اور سوشل میڈیا پر ان کی جو اپنی ویب سائٹ ہے اس پر کبھی 80 بتا رہے تھے کبھی 65 بتا رہے تھے پورے علاقے میں کیونکہ سارے، مطلب اس کان میں سارے لوگ کام کرنے والے شانگلہ سے تھے تو اتنی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا گیا۔ غلط اندازوں پر مفروضوں پر جو اعداد و شمار ہیں، وہ میڈیا کو دیئے گئے، وہاں سائٹ پر کوئی نہیں گیا۔ تو میں اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں اس کی ٹھیک ٹھاک انکوائری ہونی چاہیے کہ کیوں اندازوں اور مفروضوں کی بنیاد پر یہ اعداد و شمار دیئے جاتے ہیں اور جس کی بنا پر علاقے میں جو ہیں لوگ، سارا شانگلہ جو تھا، جو لوگ ہیں وہاں کے، وہ سارے پشاور میں تھے اور کرنئی ایجنسی پہنچ گئے کہ کس کا پیارا، کس کا بیٹا، کس کا باپ اس کان کے اندر ہے۔ تو یہ میری آپ سے ریکوریٹ ہے کہ اس کی بھرپور انکوائری ہو۔ میڈم سپیکر! واقعے کی اطلاع ملتے ہی چھ بجکر چالیس پر یہ واقعہ ہوا ہے، پرسوں رات کو چھ بجکر چالیس منٹ پر یہ واقعہ ہوا ہے ساڑھے بارہ بجے مریض پہنچ گئے تھے کے ٹی ایچ ہاسپٹل میں۔ پھر یہاں سے میں گیا ہوں وہاں پر اور کرنئی ایجنسی، وہاں

پہنچ کر ہمیں اصل جو صورت حال تھی اس کا علم ہوا۔ اس سے پہلے تو 65 اور 80 جاں بحق کی اطلاعات آرہی تھیں، یہ اطلاع مل رہی تھی کہ وہاں پر کام نہیں ہو رہا ہے ریسکیو آپریشن جاری نہیں ہے۔ جب میں وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا میڈم سپیکر! کہ وہاں پر بریگیڈیئر عمران شیرازی صاحب موقع پر موجود ہیں۔ پی اے صاحب وہاں کے جو ہیں زبیر صاحب وہ موقع پر موجود ہے۔ اے پی اے وہاں پر عزیز اللہ جان وہ بھی موجود ہیں۔ منزل ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں اور اتنے سخت مطلب حالات میں انہوں نے آپریشن کیا ہے کہ بارش ہو رہی تھی، ساری رات انہوں نے کام کیا ہے وہاں پر اور پتہ نہیں کتنے سو فٹ نیچے مطلب وہ ملبہ نکالنا، اس میں سے زخمیوں کو مطلب Secure کرنا اور نکالنا۔ تو میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس ریسکیو آپریشن میں حصہ لیا۔ میڈم سپیکر! اصل بات ایسے واقعات کا بار بار ہونا یہ بار بار ہم سنتے ہیں ہر ہفتے تقریباً اخبار میں آتا ہے کہ فلاں جگہ Mine میں یہ ہوا فلاں جگہ یہ ہوا اور اب تک کوئی انکوائری نہیں ہوئی کہ یہ کیوں ایسے واقعات ہوتے ہیں؟ لوگ کہتے ہیں کہ یہ Mine جو تھا، وہ بند تھا اس کو Cease کیا گیا تھا۔ مختلف واقعات کی میں ذکر کر رہا ہوں اور اس پر بعد میں کام ہوتا ہے۔ ہزاروں نوجوان ہمارے جو ہیں ہر سال جو ہیں جان کی بازی ہار رہے ہیں، ہزاروں بچے یتیم ہو رہے ہیں۔ ایک لسٹ میں نے دیکھی انیس ہزار یتیم ہیں جو کونسل کے کانوں میں کام کر رہے ہیں، غربت کے باعث زمین کے اندر جاتے ہیں خطرناک کام کرتے ہیں مطلب جو جان کی بازی لگاتے ہیں، خود کش میں کہوں گا کہ انہیں پتہ ہوتا ہے کہ میں ہزاروں فٹ زمین کے نیچے جا رہا ہوں اور میرے ساتھ کچھ بھی حادثہ ہو سکتا ہے حالانکہ یہ ان کی مجبوری ہوتی ہے، اگر وہ یہ نہ کریں تو وہ کھائیں کیا، اپنے بچوں کیلئے کیا لے کر جائیں؟ جب بھی ایسے حادثات ہو جاتے ہیں تو یہ تو اچھا آپریشن تھا لیکن عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ کوئی منظم آپریشن نہیں ہوتا۔ نیچے زخمی پڑے ہوتے ہیں ملبے تلے، اگر فوری ریسکیو کیا جائے تو اس کی جان بچ سکتی ہے لیکن عام طور پر ایسا دیکھنے میں نہیں آتا۔ تو میری یہ درخواست ہے حکومت سے کہ اس ایوان کا ایک کمیشن بنایا جائے، ایک کمیٹی بنائی جائے، وزیر اعلیٰ صاحب کے اختیارات ان کو دیئے جائیں، وہ جائیں علاقوں میں۔ وہ سندھ بھی جائیں، وہ بلوچستان بھی جائیں، ان کانوں کا معائنہ کریں جن سے بار بار شکایات آتی ہیں کہ اس میں پہلے بھی بلاسٹ ہو چکا ہے اور دوبارہ اسی کام پہ، اسی کام پہ کام ہو رہا ہے۔ نمبر ایک، ایسے کاموں کی نشاندہی کی جائے اور وہاں پر جا کر ان کو

دیکھا جائے کہ مسئلہ کہاں ہے، غلطیوں کی نشاندہی ہو جائے۔ دوسری بات، جب یہ لوگ جان بحق ہو جاتے ہیں تو ان کو معاوضہ نہیں ملتا۔ وہ کوئی ٹھیکیداری سسٹم ہے پی ایم ڈی سی کی طرف سے پاکستان مانٹز، ان کی طرف سے اور فائنا میں تو بالکل نہیں ملتا۔ میں گورنر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مطلب ہماری ریکویسٹ پہ ان کیلئے سیشنل پیسج کا اعلان کیا لیکن کوئی پالیسی نہیں ہے وہاں پہ۔ تو اس سلسلے میں دوسرے صوبوں سے بھی بات کرنی چاہیے کیونکہ پورے ملک میں سب سے زیادہ افرادی قوت جو ہے وہ کے پی سے جاتے ہیں۔ مانٹز میں کام کرنے والے آپ پورے ملک میں جائیں، یہ کے پی کے لوگ ہیں، سب سے زیادہ وہاں پہ کام کرتے ہیں۔ تو یہ اس حکومت کی ذمہ داری ہے، یہ ہمارے صوبے کی ذمہ داری ہے کہ ہم دیکھیں، ان حادثات کو بھی دیکھیں اور ان کے پیچھے وہ جو تہمتیں رہ جاتے ہیں چھوٹے چھوٹے بچے۔ آج کا یہ کل کا جو واقعہ ہوا ہے پرسوں کا، یہ ایک سال بعد آپ دیکھیں گے کہ ان کے جو یہ تین چھوٹے چھوٹے بچے ہوں گے بارہ تیرہ سال کے، یہ بھی چلے جائیں گے اور وہاں پہ کانوں میں کام کریں گے۔ تو ان کیلئے بھی، ان کی بیوائیں ہیں۔ پچھلے سال ایک واقعہ ہوا بلوچستان میں، اس میں جو لڑکا جان بحق ہوا، اس کی تین مہینے پہلے شادی ہوئی تھی، چھ مہینے پہلے اس کی شادی ہوئی تھی۔ غریب تھا، شادی میں وہ شرکت نہیں کر سکا، اپنی مزدوری میں لگا رہا۔ جب اس نے کچھ پیسے بنائے، کمائے اور وہ واپس آیا۔ جب وہ واپس آنے کی تیاری کر رہا تھا تو کان میں واقعہ ہو گیا اور اس کی جو ہے وہ کیا کہتے ہیں، بیاہی وہ بیوہ، وہ ابھی تک اس کا کیا حال ہے میڈم! تو میری یہ ریکویسٹ ہے۔

Madam Deputy Speaker: I agree with you hundred percent, more than hundred and one percent agree.

جناب محمد رشاد خان: ایک اور چیز، ایک اور چیز میں کہنا چاہوں گا، ایک اور چیز۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں۔

جناب محمد رشاد خان: اس حکومت کے شروع میں مطلب میرے خیال سے منسٹرز بھی بار بار بدلتے رہتے ہیں، پتہ نہیں چلتا کون آج منسٹر ہے کون کل پارلیمانی سیکرٹری بنا ہوا ہے۔ تو اس حکومت کے فیرون میں میرے خیال سے بخت بیدار صاحب یہ شانگلہ آئے تھے، انہوں نے ورکنگ فوکس سکول کا وہاں پر اعلان کیا تھا جو ہماری ضروری بھی ہے، مانٹز ورکرز بھی وہاں سے ہیں، وہاں پہ بننا چاہیے لیکن بعد میں وہ ڈراپ کیا



گیا۔ تو میری یہ حکومت سے پر زور اپیل ہے کہ یہ ورکنگ فوکس سکول وہاں پہ بنانا چاہیے، شانگلہ میں اس کو بنایا جائے، اس کا باقاعدہ اعلان کیا جائے اور میری ریکویسٹ میڈم سپیکر! کہ اس ایوان میں موجود کوئی بھی حکومتی ممبر، ذمہ دار ممبر اگر اس بارے میں تھوڑی سی روشنی ڈالیں اور جو یقین دہانی کرادیں تو میں آپ کا مشکور ہوں گا۔ آخر میں میڈم! ایک اور چیز کہ یہ کے پی کے لوگ ہیں، اگر یہ فائنا میں مرگئے یا بلوچستان میں مرگئے تو کے پی کے حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان کیلئے بھی معاوضے کا اعلان کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Agreed with you. Actually part of your question is like under the jurisdiction of FATA, and part of your question is with us, so, I Mushtaq Khan! Can you answer and then Munim Khan, (Interruption) Mushthaq Khan is answering, Anisa Bibi-----

(Interruption)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): جہاں تک، میرے خیال میں میڈم! ٹھیک ہے وہ Answer کر دیں۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Related okay-----

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: میڈم! Answer کر دیں۔ میڈم! Answer کر دیں۔

جناب عبدالمنعم خان (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (وزیر معدنیات انیسہ زیب طاہر خیل سے) بعد میں، تاسو آپ تفصیل سرہ بہ تاسو خبرہ او کړئ بیا، جواب بہ

ور کړئ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ رشاد خان جی خبرہ او کړه ډیره زبرد سته او دا مونږ ته په هر درې میاشتې بعد ز مونږه لس پینځلس کسان مری او د هغې بنیادی وجه دا ده میڈم! چي په شانگلہ کبني ایجوکیشن نشته نو چي کله سرے سکول اونه وائی نو هغه خامخا بیا دې سختې مزدورئ ته اوځی نو ز مونږ بنیادی مسئلہ چي هلته سکولونه نشته۔ یو سکول ته د پرائمری وړو کي د پینځو کالو دا خلیبری نو هغه لس کلومیتره نشی تلې۔ دس دس کلومیتره کبني مونږ ته سکولونه نشته۔ نو که چرته هلته مونږ ته سکولونه اوشی او ماشومان سبق او وائی نو ان شاء اللہ هغه به بیا دې ته نه ځی، د کوئلې کان ته به نه ځی۔ دویم اہمہ خبرہ، دا پرائیویټ خلق چي هغه پراپر طریقہ نه ده، کوئلہ راویستل خو ز مونږ د حکومت دغه پکار

دہ مونبر لہ خو ہغوی غیر ذمہ وار خلق دی او داسی ڍکی ڍکی او دروی او خلق ورتہ ننوخی نو ہغہ پہ ستاپ کبھی ہغہ غر راشی او بنکتہ خلق بند شی آتومیتک مرہ شی۔ ددی د پارہ یو معیار وی چھی یرہ زمونبر د کمیتی جو رہ شی د اسمبلی او یا داسی اہم ایکسپرت خلق چھی ہغہ ہغہ کان چیک کوی او ہلہ پری کار شروع کوی۔ دوئی کان چیک کوی نہ خو بس دغہ پیسو گتلو د پارہ زمونبر دا خلق ورتہ دننہ کری او دغہ نہ وی مطلب دے چھی غیر معیاری خائی وی خلہ ئی کھلاؤ نہ وی بس ہغہ شی تہ خلق دننہ کری او دغہ بیا تپ شی کبینی۔ چھی ددی لہ دغہ خلق وی، ایکسپرت خلق او کوم محکمہ منظوری ورکوی، د ہغی نہ وروستو د د ہغی نہ کوئلہ رااوباسی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ زیب بی بی!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل (وزیر معدنیات): تھینک یو میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے تو آپ کو اس مسئلہ پر دیکھ کے خوشی ہو رہی ہے And I am very happy آپ کو مبارکباد۔ میڈم! یہ جو It's not a Question, it's point of order that is raised by Mr. Rashad Khan اور اس میں دو مختلف وہ ہیں اور Coincidentally دونوں ڈیپارٹمنٹس ہی میرے پاس ہیں۔ ایک مائنز کے متعلق ہے اور دوسرا لیبر ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ہے۔ یہ انتہائی افسوسناک واقعہ جو ہوا ہے اور کرنی ایجنسی میں اور میں سمجھتی ہوں اس کا جتنا بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔ جس وقت یہ واقعہ ہوا تھا Immediately میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو اسی وقت Activate کیا کیونکہ اس وقت شروع میں جب رپورٹ آئی کہ یہ ہنگو میں ہوا ہے تو ظاہر ہے وہ ہماری ذمہ داری ہے اور اس کے حوالے سے میں نے اپنا جو کمشنریٹ ہے مائنز کا، ان کو Activate کیا۔ پھر جب وہاں سے ایڈمنسٹریشن سے پتہ لگا کہ یہ Administratively فائنا کے ایریا میں ہے اور وہاں کی اور کرنی ایجنسی میں ہے لیکن باوجود اس کے میں نے ڈیپارٹمنٹ کو فوراً ہدایات دیں کہ جو ٹیکنیکل سپورٹ اس وقت چاہیے بشمول ایمر جنسی کور کے جو ہے۔ اگر ایمبولینس چاہیے یا وہاں پہ کوئی مائنز کے حوالے سے ہے اس طرح آپ کو، آپ کے علم میں ہے کہ بارش تھی بہت زیادہ اور یہ Unfortunately جو مائنز اوونرز ہیں، یہ ان کی ذمہ داری بھی تھی اس وقت کہ ایسے دن میں وہ مزدوروں کو اس دن کی وہ کان کنی جو ہے اس کی Activity کو نہ کرتے کیونکہ اس سے

ہمیشہ مسائل زیادہ ہو جاتے ہیں جب زمین گیلی ہو اور انڈر گروانڈ، تو اس میں کھدائی ہوئی ہوتی ہے،  
Surface وہاں پہ Hollow space ہوتی ہیں اور گیلی زمین کا زیادہ وہ۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

وزیر معدنیات: اور ایسے حالات میں جناب سپیکر! یہ جب واقعہ ہوا تو واقعی اس کی ذمہ داری جو مائنرز اور ہے، اس کے سر ہے اور اس کے حوالے سے میری بھی یہ ڈیمانڈ ہے کیونکہ یہ گورنر صاحب کی Jurisdiction ہے کہ اس کی بھرپور مکمل انکوائری کرائی جائے۔ ہم سے جو ٹیکنیکل سپورٹ ہوگی، منسٹری آف مائنز اینڈ منرلز، وہ ہم ان کو ضرور Extend کریں گے۔ جہاں تک صوبے کے حوالے سے ہے ہماری جو Mine Safety Act ہے، اس کے اوپر میں نے جب سے قلمدان سنبھالا، میری کوشش ہے کہ اس Mine Safety Act جو ہے، اس کو بہتر بھی کیا جائے اور اس پر بھرپور عمل کیا جائے اور اس لحاظ سے جو ہماری ٹریننگ، جو Facility ہے جلوزئی کے مقام پر، اس کو بھی ہم نے زیادہ Revamp کیا۔ مائن سیفٹی کے حوالے سے کئی اقدامات ان شاء اللہ و تعالیٰ لیے بھی جا چکے ہیں اور وہ اس وقت پائپ لائن میں ہیں کہ ہم Modern Technique استعمال کر رہے ہیں۔ جو عبدالمنعم خان نے بتایا یہ بھی بالکل صحیح ہے رشاد خان صاحب نے بھی کہ جو آپ کے Outdated methods ہیں آف مائننگ، ان کو ہمیں ان سے اب وہ ایک میں سمجھتی ہوں کہ ترک کرنا پڑیں گے اور جو Latest technologies ہیں، ان کو ہمیں بروئے کار لانا پڑے گا لیکن چونکہ یہ اس وقت ایسے حالات ہیں کہ آپ صوبے میں اس وقت اگر دیکھیں تو جگہ جگہ اس طرح کی مائنز جو ہیں، وہ موجود ہیں اور Excavation ہو رہی ہے ہم اس کو حتی الامکان کوشش کر رہے ہیں اور اس کے حوالے سے کئی مائنز کو بند بھی کیا گیا ہے صرف اسلئے کہ وہاں پہ خطرات درپیش ہیں مزدوروں کو۔ تو یہ اس وقت حکومت کی ایک میں سمجھتی ہوں اولین ذمہ داری ہے کہ وہ ایسی جگہ جہاں پہ کوئی خطرات ہوں یا مائنز کے سٹرکچر میں پرابلمز ہوں، وہ Outdated آپ کے Methodology adopt کی ہو، ان جگہوں کو وہ پہلے سے سٹڈی کریں اور میں یہ سمجھتی ہوں جہاں پہ یہ کہتے ہیں کمیشن بنا کے سندھ میں یا بلوچستان میں یا دیگر صوبوں میں تو وہ بالکل ان کا اندیشہ اسلئے ہے کہ یہاں سے خمیر پختو نخواستہ تمام ملک میں خاص طور کوئٹہ میں کوئٹہ کے کان میں بھی ہمارے یہاں سے خمیر پختو نخواستہ بھی لوگ

گئے ہیں۔ تو ہماری بس یہی اس وقت Claim ہے کہ ہم جو، جہاں تک لیبر کی ویلفیئر ہے۔ اس کے حوالے سے کہ خیبر پختونخوا کی صرف جو Percentage ہے، اس کو نہ دیکھیں بلکہ یہاں سے جو پورے پاکستان بھر میں لیبر جا کے کام کر رہی ہے اور ان کے اہل و عیال یہاں پہ ہیں، اس لحاظ سے اس کو Consider کیا جائے، یہی وفاقی حکومت کو بھی ہم نے یہی باور کیا تھا اور اس ایوان میں اس معاملے میں ریزولوشن پاس کی Unanimous اور وفاقی حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے اور ابھی بھی ہماری کوشش یہ ہے کہ مرکز جو ہے وفاق اس پہ عملی اقدامات کریں اور خیبر پختونخوا جو کہ گزشتہ کئی دہائیوں سے مشکلات سے دوچار ہے، جنگ سی صورت حال ہے یہاں انڈسٹری بند ہو رہی ہے اور اس کے باوجود لیبر جو ہے لیکن ہم نے یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ لیبر کا Actually کتاب میں جو ایکٹ کے تحت، ہم نے Secured way جو آپ کا ورکر ہے اس کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ Secured worker جو کہ اس کے ایمپلائرنے اس کو رجسٹرڈ کیا ہوتا کہ اس کو ہم مراعات دیں۔ جس طرح انہوں نے کہا کہ شانگلہ میں ورکنگ فوکس گرانٹ سکول ہونا چاہیے ضرور وہ منظور بھی ہے لیکن جس طرح اس وقت فنڈنگ کے مسائل کا سامنا ہے۔ تنخواہوں کا ہمیں مسئلے درپیش ہیں۔ فیڈرل گورنمنٹ سے فنڈنگ جو ہے وہ بمشکل ہم ریلیز کروا رہے ہیں ہر سال اور وہاں پہ بھی ہماری یہ جو بہت سے ایسے پراجیکٹس ہیں جو کہ ہم لوگ یہاں سے چاہ رہے ہیں کہ وہ ہوں لیکن چونکہ اس وقت ہم لوگ اس سیچوریشن میں ہیں کہ جو آپ کی موجودہ وسائل ہیں، اس کی بھی ہمیں اس وقت کمی واقع ہو رہی ہے جو اس وقت ہمارے پاس چل رہے ہیں۔ تو ہم نئے منصوبوں کی طرف اس وقت دیکھنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں جبکہ یہ بڑا ضروری ہے اور پھر وہاں پہ آپ کے جو Secured workers ہیں، ان کی تعداد بھی اس طرح نہیں ہے تو یہ تمام ایسے مسائل ہیں جیسے مجھے بڑے خوشی ہو گی کہ اگر اس ایوان سے ہمارے معزز ایم پی ایز صاحبان کے اوپر ایک مشتمل کمیٹی ہو اور وہ اس چیز کا جائزہ لیں، اس میں دلچسپی لیں لیکن ایسا کمیشن میں سمجھتی ہوں کہ بنانے کی بجائے اگر ہر ایم پی اے اپنے حلقے کے مطابق ایک Input ہمیں دیں منسٹری کو، کہ ان کے حلقے میں اس طرح کی کوئی غیر محفوظ کان کنی ہو رہی ہے یا اگر ان کے حلقوں میں اس طرح سے جو مسائل سے درپیش دوچار جو ہیں وہ مزدور ہیں جو کہ Secured workers نہیں ہیں Unsecured workers ہیں تو ان کی رجسٹریشن میں وہ ہماری مدد کریں تو یہ

ایک بہترین عمل ہوگا۔ محکمہ ان کے ساتھ، وزارت ان کے ساتھ ہر امداد کرنے کیلئے تیار ہے۔ ہمیں جو اس وقت مسائل ہیں، ہم ایک نیا ایکٹ ان شاء اللہ بہت جلدی لائیں گے اور وہ مسودہ اسی ایوان میں آنا ہے، اس میں ہم ان تمام چیزوں کو کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو لے کے اس کو بہترین طریقے سے آگے لائیں۔ تو میں تو اس بات سے ان کی ہر اچھی جو بھی تجاویز ہیں ان کو دیکھ کر ہوں اور پھر ساتھ ہی میں بھی ان کے ساتھ اس بات پہ بالکل یہ گورنر صاحب کی توجہ چاہوں گی آج اس ایوان کے ذریعے کہ وہ اس پہ ایک انکوائری کریں۔ اگر ٹیکنیکل سپورٹ میری منسٹری کی چاہیے ہوگی تو ہم وہ فراہم کریں گے تاکہ وہ دیکھیں کہ ایسے حالات میں جبکہ ایک موسلا دھار بارش ہے، اس دن بھی انہوں نے کان کنی کر کے ان کے اتنے معصوم جانوں کو کیوں اتنا رسک پہ ڈالا اور واقعی ان کیلئے جو Compensation بھی اناؤنس کیا ہے۔ پھر وہ ظاہر ہے یہ ان کی فیملی کے واحد کفیل ہیں جو کہ ان جگہوں پہ کام کر رہے ہیں تو اس چیز کی روک تھام تو کبھی ہو سکتی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو انیسہ بی بی، تھینک یو انیسہ بی بی، تھینک یو انیسہ بی بی۔ I think کہ یہاں دو چیزیں ڈسکس ہو گئی ہیں، ایک گورنر صاحب کو اس فورم سے جائے کہ وہ انکوائری کمیٹی ایک وہ کریں، مشتاق صاحب! یہ آپ یہ کریں گے۔ And number two, I feel۔۔۔۔۔

(مداخلت)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Rashad Khan! Let me finish to complete، اور دو سر امیر اجیسا انیسہ بی بی اور رشاد خان نے کہا ہے اور عبدالمنعم خان نے کہا ہے I think there should be a Committee for the time being till your Act پالیسی نہیں آتی، یہ رشاد اس میں ہو And you should be Chairperson because کہ Belong and عبدالمنعم خان ممبر ہوں تو آپ تین چار کی کمیٹی بنے جو اس علاقے کے ہوں۔ ایک یہ کمیٹی بن گئی ہے اور ایک ہم گورنر صاحب کو ریکویسٹ کریں گے انکوائری کیلئے Do you want say something else۔ رشاد خان! اس پہ تو ڈسکشن ہو گئی ہے Please the time is very short۔ رشاد خان کا مائیک آن کر دیں۔



Suggestions, I am open for suggestions جس وقت یہ چاہیں۔ کمیٹی اگر آپ بنانا چاہ رہی ہیں تو You are most welcome۔ میڈم سپیکر! اگر آپ بنانا چاہتی ہیں تو رشاد خان، عبدالمنعم خان اور وہ جو دیگر ایم پی ایز جن کے حلقوں میں مائننگ ہو رہی ہے تو وہ بھی اس کے ممبر بنیں And they should come up with good suggestions تو وہ اپنے نام دے دیں سیکرٹری صاحب کو، ایسے وہ تمام ایم پی ایز جہاں پہ Actually چونکہ زیادہ تر Hilly areas ہیں اور یا پھر آپ کی نوشہرہ میں Coal Mines ہیں یا بونیر ہے، مانسہرہ ہے، بنگرام ہے، کوہستان ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی! میں نے مشتاق خان کو کہہ دیا ہے۔

وزیر معدنیات: اچھی بات ہے۔ ان کے ایم پی ایز جو Concerned ہیں وہ بھی آئیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بالکل۔

Minister for Mines: And I am ready to give them a briefing my department will give them a briefing، ہم ان کو بتائیں گے کہ جو Safe وہ ہے کان کنی، محفوظ کان کنی، اس کیلئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں لیکن جس Purpose کیلئے یہ کمیشن کا کہہ رہے ہیں کہ آپ جا کے دیکھیں وہ تو ڈیٹا ہمارے پاس پڑا ہے، ہم ان کو بتا سکتے ہیں تو I am ready to give them a briefing۔ جس دن آپ چاہیں میڈم سپیکر! یہ اسی اسمبلی میں آپ رکھ لیں۔ The Department will come and brief them about all the details of safe mining in the Province all the, I means the steps that are being taken for that تو ہر وقت بالکل اس کی لئے تیار ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو انیسہ بی بی۔ Mushtaq Khan! Please you make a

Committee whatever you say جیسا انیسہ بی بی کہہ رہی ہیں کہ جس جس ایریاز کے ہیں، یہ بالکل ٹھیک ہے کہ جو بلوچستان کے ہوئے تھے، وہ سارے جو ہیں کے پی کے لوگ تھے تو ان شاء اللہ اور انیسہ بی بی کہہ رہی ہیں کہ اس پہ جو دوسرا وہ قانون، You making a policy, policy is coming، چلیں اوکے، ظہور on that۔ ظہور خان! آپ ہمیشہ مجھ سے گلا کرتے ہیں اور ہاتھ کھڑا نہیں کرتے ہیں۔

خان!

سردار ظہور احمد: میڈم سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ، آپ نے مجھے موقع دیا اور میں Actually کافی دنوں سے بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن چونکہ اسمبلی سیشن ہی نہیں تھا کل میں نے بڑی کوشش کی بہر حال آپ کا بہت بہت شکریہ۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے میرے ساتھ ایک سیاسی انتظامی کارروائی کا سلسلہ چل رہا ہے اور میں یہ اس معزز ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا کہ ان کے علم میں یہ بات ہونی چاہیے جبکہ بیسوں مرتبہ یہاں اسمبلی فلور پر یہ بات ہو چکی ہے کہ جو کلاس فور کی بھرتیاں ہوں گی، وہ متعلقہ ایم پی ایز کا استحقاق ہے۔ میرے ساتھ تین سالوں سے یہی سلسلہ چل رہا ہے۔ ہماری ہیلتھ کی بھرتیاں ہوئیں، اس میں میری Constituency کے اندر 30 اور 35 پوسٹیں میرے ہاسپٹل کی تھی، اس میں مجھے بالکل نظر انداز کیا گیا صرف طفل تسلیاں دی گئیں۔ اس کے بعد DDAC چیئر مین میں بنا، تو وہ بھی بغیر کسی نوٹس کے مجھے ہٹا دیا گیا۔ مسلم لیگ نون کو ایک ہی DDAC چیئر مین ملا تھا بہر حال اس کو بھی جانے دیں۔ ابھی حالیہ دنوں میں صرف میرے حلقے میں جو میری 38 پوسٹیں تھیں کلاس فور کی، وہ میرے سابق مخالف یا حریف اس کے کہنے پہ اس کے لوگوں کو دی گئیں۔ یہ ہم لوگ عوام ہمیں منتخب کر کے یہاں لاتی ہیں، بھیجتی ہے اور اس عوام کا حق ہے کہ ہم ان کے حقوق کا خیال رکھیں اور ان بھرتیوں کے اندر تمام قواعد و ضوابط کو پامال کیا گیا۔ پانچ مہینے پہلے لسٹیں بنیں جو لوگ Appear ہوئے پھر اس کے بعد Maximum ایسے لوگوں کو اپوائنٹ کیا گیا جو نہ ٹیسٹ میں یا انٹرویو میں یا ان کے کوئی ڈاکیومنٹس بھی وہاں جمع نہیں تھے، ان لوگوں کو اپوائنٹ کیا گیا۔ میں نے منسٹر صاحب کے نوٹس میں بھی یہ بات لائی، منسٹر بلدیات عنایت اللہ خان صاحب کے نوٹس میں بات لائی۔ پچھلے مہینے انہوں نے اے ڈی کولیٹر کیا، اس میں انہوں نے کہا کہ اس پہ Complaints ہیں آپ برائے مہربانی یہ اپوائنٹمنٹس نہ کریں۔ ان کا لیٹر میرے پاس Evidence کے طور پر موجود ہے، اس کے باوجود اے ڈی نے پتہ نہیں وہ کونسی قوت تھی جس نے اس کو مجبور کیا؟ اے ڈی نے قواعد و ضوابط کو بالائے طاق رکھ کر تمام بھرتیاں جو کہیں پورے ڈسٹرکٹ کے اندر، صرف مجھے Politically victimize کیا گیا، Only صرف میں۔ میرے دوسرے ایم پی ایز صاحبان ہیں، ان کے لوگوں کو Accommodate کیا گیا۔ اسی طرح حاجی ابرار کو بھی Politically victimize کیا گیا۔ اس نے بھی یہ بات آپ کے، اپنے دوستوں کے نوٹس میں لائی ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری اس



سے بڑی اور کیا تزیل ہو گی کہ ہمارے مخالفین جو الیکشن، جو شکست خوردہ ہیں، جو عناصر ہیں، جو ہار چکے ہیں، ان کے کہنے پر، انہیں Accommodate کیا جائے۔ اس میں تو میرا تو جی چاہتا ہے کہ میں اس اسمبلی فلور سے استعفیٰ دے دوں کہ جہاں اتنا بڑا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ یہ آج تحریک استحقاق فیصل زمان صاحب کی آئی ہوئی ہے، اس میں انہوں نے کہا کہ جب میں کلاس فور کے بارے میں بات کرتا ہوں، جب میں ڈی ای او کو کلاس فور کے بارے میں پوچھتا ہوں ایک ایک کلاس فور کے بارے میں، تو اس کا رویہ سخت تھا۔ وہ تحریک استحقاق لارہے ہیں۔ کیا یہ ہمارا استحقاق نہیں کہ ہم اپنے لوگوں کو Accommodate کر سکیں، اپنے حلقے کے لوگوں کو Accommodate کر سکیں اور الحمد للہ میرا یہ ریکارڈ رہا ہے کہ میں نے ان دو تین سالوں کے اندر کسی قسم کی سیاسی طور پر کوئی پوسٹنگ ٹرانسفر نہیں کرائی اور خدا گواہ ہے میں نے اپنے رب کو جواب دینا ہے لیکن اس سے بڑی اور تزیل کسی کی نہیں ہو سکتی، کسی ایم پی اے کی نہیں ہو سکتی کہ اس کو اس کے حقوق نہ دیئے جائیں۔ اسی طرح یہ دو تین سالوں سے یہ Exercise ہو رہی ہے۔ تین سالوں سے جو ہماری بہبود آبادی کی، پاپولیشن میں پوسٹیں ہیں، ان پر بھرتیاں نہیں ہو رہیں، تمام اداروں کو روکا جا رہا ہے کہ ایک سنگل آدمی بھرتی نہ ہو۔ یہ کیا وجہ ہے کہ مجھے صرف، صرف مجھے جو ہے نا Politically victimize کیا جا رہا ہے؟ میڈم! میں اس گورنمنٹ سے، کے پی کے کی گورنمنٹ سے، پی ٹی آئی گورنمنٹ سے Transparency، جن کا یہ کہنا ہے کہ Transparency پر وہ یقین رکھتے ہیں، وہ کرپشن کو ختم کرنا چاہتے ہیں، اسی طرح وہ انصاف دینا چاہتے ہیں تو یہ کونسا انصاف ہے، یہ کونسی Transparency ہے؟ خدا را میڈم! اگر اسی طرح اس معزز ایوان کے ایم پی ایز صاحبان کا استحقاق مجروح ہوتا رہا جو اس سے پہلے نہیں ہوا۔ یہ اس پرانی روش کو قائم رکھیں اور اس پر، جو سابقہ ادوار میں چلتی رہی ہے کہ معزز ایوان، ممبر اسمبلی کے استحقاق کا خیال رکھا جاتا رہا ہے اسی روش کو برقرار رکھیں۔ خدا را ہم ممبر اسمبلی کو ایک کونسلر کے برابر، ایک عام آدمی کے برابر نہ لے آئیں۔ کم از کم ہم بھی لاکھوں لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں، ہمیں ہماری عزت دی جائے، ہمیں ہمارا استحقاق دیا جائے۔ بہت مہربانی، بہت شکریہ۔

**Madam Deputy Speaker: Arif! Can you answer or Mushtaq! Can you answer, anyone of you please.**

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): میڈم! ہمیں افسوس ہے، آنریبل ممبر نے جو بات کی ہے، ان کی بات کو آنر کرنا چاہیے تھا۔ ان کے حلقے میں اگر کلاس فور کی کوئی بھی پوسٹ ہے اور یہ ہم نے ایک چیز طے کی ہوئی ہے کہ جس حلقے میں بھی کلاس فور کی پوسٹ ہوں گی، اس حلقے کا ایم پی اے جو ہے، اس کی Recommendations کو دیکھا جائے گا باقی تو سارا میرٹ ہے ہر چیز پر۔ ایک کلاس فور ہی ایک ایسا ہے جو ایم پی ایز کے ساتھ ہوتی ہے لیکن اس کو میں Appropriate فورم تک پہنچاؤں گا بات ان کی ان شاء اللہ تاکہ جو ہو گیا وہ تو ہو گیا، آئندہ ان کے ساتھ ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے کوئی زیادتی نہ ہو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مائیک آن کر دیں ان کا پلیز۔ پلیز جلدی کریں گے ذرا نماز کا ٹائم ہو رہا ہے۔

راجہ فیصل زمان: بس جلدی ہو گیا جی۔ ہاں یہ ایک منٹ میں جی۔ یہ میرے بھائی نے جو بات کی ہے مشتاق غنی نے، وہ میرے بڑے بھائی ہیں۔ اگر ایک پوسٹ بھی مشتاق غنی صاحب کے حلقے میں ان کے ہارے ہوئے آدمی نے لگائی ہوتی تو ادھر قیامت آگئی ہوتی۔ ہم ایم پی اے ہو کر سوچیں، ہم سب کی عزت ایک ہے۔ اگر ایک ایم پی اے کو عزت ادھر نہیں مل رہی ہمیں دکھ ہو گا۔ اگر ادھر بھی نہیں مل رہی ہمیں دکھ ہو گا۔ میں مشتاق غنی صاحب کو کہوں گا کہ وہ جس کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں وہاں پر انصاف ہونا چاہیے۔ انصاف کا تقاضا یہ کہتا ہے کہ اس کو کمیٹی کو بھیجا جائے، استحقاق کو، وہاں پر Thrash out کیا جائے جو غلط ہو گا غلط ہو گا، جو صحیح ہو گا وہ صحیح ہو گا۔ ایم پی ایز کی عزت کو مد نظر رکھ کر فیصلہ کرنا چاہیے۔ ایم پی اے ادھر بھی ہے اس کی بھی عزت کرتے ہیں، ادھر بھی ہے اس کی بھی عزت کرتے ہیں۔ یاد رکھیں آج آپ ادھر بیٹھے ہیں کل آپ ادھر بھی بیٹھیں گے تو یہ وقت سب پر آئے گا۔ مزہ تب آتا ہے جب اس طرف ہوں تو ادھر کھڑے ہو کر یہ والی بات کریں مزہ تب آتا ہے۔ ایم پی اے وہ ہوتا ہے جو اس سائڈ پر بیٹھ کر یہ بات کرے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: I agree with you لیکن اس وقت یہ پوائنٹ آف آرڈر آیا ہے۔ آپ بالکل یہ

لائیں پر یوٹ موشن لائیں، ہم۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ میڈم سپیکر۔ شکریہ ستاسو چی ڈا پوائنٹ آف آرڈر ہم دے خو زما دا خیال دے چی دا ڊیرہ زیاتہ اہم خبرہ را غلہ مخی تہ او دا پریکٹس

چہی دے دا روان دے۔ دا د تیرو دریو کالونہ دا پریکتس روان دے او زہ پہ ډیر افسوس سرہ دا خبرہ کومہ چہی موجودہ حکومت چہی دے، مشتاق غنی صاحب خوا ایشورنس ہم ورکرو او زما دا خیال دے چہی پہ دہی فلور بانڈی دا ایشورنس چہی دے دا ډیر، را روان دے پہ تسلسل سرہ را روان دے او کہ پہ دہی یو پوائنٹ بانڈی تاسو د اپوزیشن ٲولو ممبرانو لہ موقع ورکړہ نو شاید چہی د ہر ممبر د ہرہی حلقہی شکایت تاسو واؤری۔ دا مولانا صاحب زہ گورم خاندی، دا ٲول مونږ تہ پتہ دہ۔ میں ذرا اردو میں بات کر لوں گا مشتاق غنی صاحب کیلئے ذرا آسانی رہے گی۔ میں ریکویسٹ کروں گا میڈم سپیکر! فنڈز کے حوالے سے، فنڈز کے حوالے سے۔ یعنی پچھلے تین سال میں اپوزیشن کو جس طرح دیوار سے لگایا گیا۔ ایک ایک اپوزیشن کے ممبر کو، اگر آپ کے پاس، چونکہ وقت نہیں ہے آپ کے پاس اور آپ کے پاس تو I am very sorry بالکل ٹائم ہی نہیں ہے تو آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا۔ یعنی ایک کلاس فور جس طرح مشتاق غنی صاحب نے خود کہا باقی تو کسی ممبر کے پاس، کسی آفیسر کے پاس کوئی اختیار ہی نہیں ہے کہ کسی استاد کو بھرتی کر سکے، کسی دوسری کیئرگی کے ایمپلائی کو بھرتی کر سکے۔ واحد جو بھرتی کرنے کا ذریعہ ہے یا اپنے مستحق لوگوں کو Oblige کرنے کا جو طریقہ ہے وہ کلاس فور ہے۔ اب کلاس فور کا بھی حق جو ہے وہ حکومت نے کم از کم اپوزیشن کے تمام ارکان سے لے لیا ہے۔ میں مثال دے سکتا ہوں، یہاں پر تو ابھی ایک مثال آئی، ابھی پچھلے دو تین مہینوں سے تمام ولیج کونسلز میں، نیر ہڈ کونسلز میں یہ کلاس فور بھرتی ہوئے ہیں۔ آپ ذرا پوچھ لیں، اگر آپ دس منٹ دے دیں، دس منٹ میں، اور مولانا صاحب سے شروع کر لیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ یہ کونسا انصاف ہے، یہ کونسی Transparency ہے، یہ کونسا میرٹ ہے۔ اور یہ تو دیکھیں میڈم سپیکر! یہ جتنے بھی ممبران یہاں پر بیٹھے ہیں، ان کو تو لاکھوں لوگوں نے منتخب کیا ہیں۔ اب ان لوگوں کا قصور صرف یہی ہے کہ یہ اپوزیشن پنچر پر بیٹھے ہیں۔ اس طرح تو کام نہیں چلے گا، اس طرح تو حکومتیں نہیں چل سکتیں، اس طرح تو حکومتی نظام جو ہے وہ چل نہیں سکتا۔ ایک طرف سے ہم سن رہے ہیں تمام پاکستان میں، کل گجرات میں جلسہ ہوتا ہے کبھی کراچی میں ہوتا ہے، ادھر لوگوں کو دعوتیں دے دی جاتی ہیں کہ جائیں بھائی خیر پختونخوا میں دیکھیں، وہاں پر تو مثالی حکومت ہے، وہاں پر تو صوبے کو مثالی بنا دیا ہے۔ یہاں پر صوبے کی یہ حالت ہے کہ میرے خیال

میں ایک ایک ممبر جب اٹھتا ہے تو صرف روتا نہیں ہے باقی تو کوئی کثر رہتی نہیں ہے لہذا میڈم سپیکر! آپ کی رونگ کی ضرورت ہے۔ مشتاق غنی صاحب سے بھی یہ ریکویسٹ کروں گا کہ یہ انتخاب کل ہم حکومت میں تھے آج آپ حکومت میں ہیں کل کیا بھروسہ کہ کون حکومت میں رہتے ہیں۔ میرے خیال میں وہ گورننس، جو اچھی گورننس ہے، جو انصاف کے تقاضے ہیں، جو ممبران کی اپنی پریولججز ہیں، اگر ہم اس چیز کو یقینی بنائیں تو میرے خیال میں یہ بہترین گورننس جو ہے یہ تاریخ کا حصہ بن جاتی ہے۔ یہ دیوار سے لگانا، سیاسی انتقام کا نشانہ بنانا، ممبران سے اپنے حقوق سلب کرنا میں یہ سمجھتا ہوں کہ جمہوری رویوں میں یہ چیزیں جو ہیں یہ Suit نہیں کرتیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق غنی صاحب! پلیز یہ آپ ان کو ذرا جواب دیں Because I have to go to the next question.

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): میں صرف یہ بابک صاحب کی بات سے اتنی گزارش کروں گا کہ اللہ کے شکر سے اس وقت اس صوبے میں گڈ گورننس ہے اور اسے PILDAT نے بھی تسلیم کیا ہے کہ چاروں صوبوں میں گڈ گورننس اگر نمبر ون پر ہے تو وہ صوبہ خیبر پختونخوا کے اندر ہے۔ Rule of Law ہے تو صوبہ خیبر پختونخوا کے اندر ہے اور میرٹ کے اوپر اگر کوئی کام ہو رہا ہے تو وہ خیبر پختونخوا کے اندر ہے۔ رہا کلاس فور کا ایٹو، This is totally different۔ کلاس فور کا ایٹو گورننس سے اس کا تعلق نہیں آرہا۔ دیکھیں آپ کسی بھی محکمے میں چلے جائیں، انہوں نے جو کلاس فور کی بھرتیاں کی ہوں گی، انہوں نے ایک اپنی وہ Committees ہوتی ہیں، بناتے ہیں، کرتے ہیں لیکن ہم اس کو سپورٹ نہیں کر رہے ہم ایم پی ایز کو سپورٹ کر رہے ہیں کہ یہ ان کا Right ہے اور یہ ان کی مشاورت سے ہونا چاہیے ہم اس سے انکار نہیں کر رہے لیکن اس بات کی آڑ میں اگر پوری گورنمنٹ کو لے لیا جائے کہ جی پوری گورنمنٹ کی گڈ گورننس نہیں ہے اور اس اپوزیشن کو دیوار سے لگا دیا ہے۔ اپوزیشن کو فنڈز بھی مل رہے ہیں، ان کے حلقوں میں ترقیاتی کام بھی ہو رہے ہیں اور جہاں بھی کلاس فور ہے Maximum کلاس فور، کئی ڈیپارٹمنٹس ان سے رابطہ بھی کرتے ہیں، ان کے لوگ اپوائنٹ بھی ہو رہے ہیں۔ دو تین ڈیپارٹمنٹس جس کی طرف ظہور خان نے نشاندہی کی ہم ضرور بات کریں گے ان کے ساتھ کہ ہمارے ممبرز جو ہیں They are respectable، ان کی بات کو Accommodate کیا جائے، ان کے لوگوں کو جب بھی

اگر کوئی چیز نکلتی ہے ان شاء اللہ اپنی طرف سے ہماری بھرپور کوشش ہوگی کہ ہم ادھر ہوں یا ادھر ہوں ہم ایک ہی ہیں اور ہم مل کر اس ایوان کو چلائیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ ظہور صاحب، Nalotha Sahib! I am coming to your question۔ ظہور صاحب! آپ کا کونسا نکتہ تو ہم نے لے لیا باقی باک صاحب اور The rest of you, اور you can bring point of order, you can bring call attention, you can bring anything later on. Nalotha Sahib! You go to your call attention please, that is item No. 7 and I know Nalotha Sahib you go to your-----

سردار اور نگزیب نلوٹھا: میڈم! میں کوئی غلط بات نہیں کروں گا نہ میں لڑائی کروں گا میں اپنے حق کی بات کرتا ہوں Kindly مجھے موقع دیں آپ۔ میں اسی سلسلے میں سردار ظہور صاحب نے جو بات کی ہے سپیکر صاحبہ! میں نے سپیکر صاحب کے نوٹس میں بھی لایا ہے۔ سپیکر صاحبہ! میں نے چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں بھی لایا ہے کہ سردار ظہور صاحب کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ یہ Applications رمضان شریف میں جمع کی گئی تھیں بیس اکیس کلاس فور کیلئے اور اس وقت جن لوگوں نے Applications دی تھیں انہیں نظر انداز کر دیا گیا۔ بعد میں جو لوگ وہاں پر سفارشی کسی، پتہ نہیں کس کے دباؤ پر بھرتی کئے گئے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ مشتاق غنی صاحب نے جس طرح کہا ہے کہ مجھے بہت افسوس ہے۔ Kindly آپ بہت ذمہ دار اس حکومت کے منسٹر ہیں آپ کی ذمہ داری ہے۔ اگر یہ گڈ گورننس ہے کے پی کے حکومت کی تو میڈم! ہم اس کو مسترد کرتے ہیں، ہمیں یہ گڈ گورننس قبول نہیں ہے۔ اگر یہ انصاف والی حکومت ہے تو یہ قطعاً انصاف والی حکومت نہیں ہے کہ ایک ضلع کے اندر ایک ایم پی اے کو انتقام کا نشانہ بنایا جائے۔ یہ ظلم، میں یہ نہیں کہتا کہ سردار ظہور اگر کسی غلط آدمی کو وہاں پر اپوائنٹ کر رہا تھا تو بالکل اس کو نہ کیا جاتا لیکن جب کسی حقدار کی حق تلفی ہو اور وہ ممبر، کس لئے لوگ اس کو اپنے حلقے کا ممبر منتخب کرتے ہیں؟ محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق! یہ تو ضروری آپ دیکھیں، یہ والی بات۔ سردار ظہور صاحب کا آپ دیکھیں۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: میں یہ چاہتا ہوں کہ مشتاق غنی صاحب اس کیلئے، مشتاق غنی صاحب ذمہ دار آدمی ہیں، مشتاق غنی صاحب حکومت کے ذمہ دار آدمی ہیں، اس کیلئے کوئی انکوائری کمیٹی بنا دیں، کوئی ایکشن اس کے اوپر لیں یا آپ کوئی رولنگ دیں تاکہ ہماری کوئی دادرسی ہو۔ ہم یہ نہیں کہتے، یہاں پر اگر فنڈوں سے

کوئی جیتتا تو اے این پی کے جتنے ہمارے بھائی ہارے ہیں، وہ کبھی نہ ہارتے۔ جتنا فنڈ انہوں نے اپنے حلقوں میں لگایا ہے۔ اپنے فنڈ کو بے شک مشتاق غنی صاحب ہمیں دیں یا نہ دیں لیکن برائے مہربانی ہماری تزیل نہ کریں۔ ہمیں لوگوں نے یہاں پر عزت کے ساتھ بھیجا ہے اور آپ اگر تزیل کریں گے عوامی نمائندوں کی توکل آپ کی بھی ہو سکتی ہے۔ جس طرح آپ چل رہے ہیں، مجھے لگتا ہے کہ آپ کے دن تھوڑے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Okay. Mushtaq Sahib! You look into the matter, okay.

### توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Madam Deputy Speaker: Under rules 52 (a-g), Mr. Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA to please move his Call Attention Notice No. 699 in the House.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب میڈم سپیکر صاحبہ! میں اس معزز ایوان کی وساطت سے حکومت کی توجہ مفاد عامہ کے ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ صوبائی حکومت نے نارن کاغان کے پر فضا سیاہی مقام پر سیاہوں اور دوسرے لوگوں کی سیکورٹی کیلئے وہاں پر ایلینٹ فورس چوکی قائم کی جو کہ نارن سے 25 کلومیٹر آگے مشکل علاقے میں ہے جس میں ایلینٹ فورس کے پانچ چھ جوانوں، جن میں سردار محمد ناصر نمبر 2527، شیر محمد صاحب، شہزاد صاحب، انور علی اور سجاد کو تعینات کیا گیا تھا۔ 24 اکتوبر 2015 کو شدید برف باری شروع ہوئی جس کی وجہ سے وہاں تعینات نوجوانوں کے پاس خوراک اور دوسری ضروریات زندگی باہم پہنچانے میں خوراک کی کمی ہوئی اور یہ چیزیں پہنچانے میں مشکلات کے پیش نظر تعینات نوجوانان وہاں سے نکل پڑے لیکن شدید برف باری، پھسلن، جگہ جگہ لینڈ سلائیڈنگ اور روڈ کی بندش کی وجہ سے مانسہرہ شہر تک پہنچنے میں ناکام رہے اور یہ چار جوان اپنے فرائض منصبی سرانجام دیتے رہے اور تین دن تک وہ پیدل چلتے رہے اور زندگی کیلئے لڑائی لڑتے رہے جبکہ پانچوں میں، ان میں سے چار زندگی کی بازی ہار گئے مانسہرہ پہنچتے پہنچتے اور ایک نوجوان زندہ بچا جو وہاں پر آرمی کی ایک چیک پوسٹ تھی، وہاں تک پہنچنے میں وہ کامیاب ہو گیا اور آرمی کے نوجوانوں نے اسے زخمی حالت میں اور بے ہوشی کی حالت میں ایسٹ آباد ہسپتال میں ایمر جنسی میں لائے۔ اس سلسلے میں محکمہ پولیس غفلت اور لاپرواہی کی مرتکب ہوئی اور انہیں کسی قسم کی خوراک نہ پہنچائی گئی اور نہ ہی نوجوانوں کی لاشوں کو ڈھونڈنے اور لے جانے اور

ورثاء کے حوالے کرنے میں کوئی مدد کی۔ انہیں کوئی ریلیکوی نہیں دیا گیا اور نہ کوئی مدد پہنچائی گئی۔ لہذا صوبائی حکومت مذکورہ واقعے کی مکمل تحقیقات اور چھان بین کرے اور ساتھ ہی ساتھ ان شہید نوجوانوں کو جن میں سردار محمد ناصر، شیر محمد شہزاد اور انور علی کو شہداء پیکیج میں شامل کیا جائے۔ کیونکہ یہ دوران ڈیوٹی اپنے فرائض انجام دے رہے تھے اور ان کی موت واقع ہو گئی، شہید ہو گئے جبکہ واحد زندہ بچ جانے والے سجاد کی مکمل علاج و معالجہ کے ساتھ ساتھ مالی تعاون کیا جائے تاکہ شہداء کے ورثاء کی دلجوئی ہو سکے۔

جناب میڈم! اس میں دو چیزیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ یہ نوجوان اپنی ڈیوٹی وہاں پر سرانجام دے رہے تھے اور بر فباری کی وجہ سے پھنس گئے اور مانسہرہ شہر تک نہ پہنچ سکے۔ پیدل چلتے چلتے چار راستے میں شہید ہو گئے اور ایک زندہ بچا۔ ایک بات تو یہ ہے کہ ہماری ماڈل پولیس خیبر پختونخوا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آئی جی صاحب خود انکو آڑی کریں تو اس میں ان کی نیک نامی ہوگی۔ اگر اس بات کو چھپایا جائے کہ پولیس نے ریلیکوی بھی دیا ہے، ان کو خوراک بھی پہنچائی ہے اور یہ فرضی کہانیاں اگر گڑی جائیں تو میرے خیال کے مطابق پبلک میں، عوام میں پولیس کے اوپر جو اعتماد ہے وہ غالباً اس علاقے میں اٹھ چکا ہے اور اگر یہ انکو آڑی فیئر کی جائے، انکو آڑی کر کے جو لوگ ذمہ دار ہیں، جن کی غفلت کی وجہ سے چار نوجوان مرے ہیں۔ اگر ان کو سزا دی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کی نیک نامی ہوگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو بچے وہاں پر شہید ہوئے ہیں، بالکل نوجوان تھے، کسی کا ایک بچہ ہے کسی کے دو بچے ہیں۔ اگر ان کو شہداء پیکیج میں شامل کیا جائے جو صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ میں اس ایوان کی توسط سے مطالبہ کرتا ہوں صوبائی حکومت سے کہ ان نوجوانوں کو شہداء پیکیج میں شامل کر کے ان کے ورثاء کو امداد دی جائے تاکہ ان کی دادرسی ہو سکے۔

Madam Deputy Speaker: This question partly will be answered by Mehmood & Mushtaq,

مشتاق صاحب! آپ پہلے کریں، محمود جو منسٹر آف سیاحت ہیں تو answer پہلے کریں۔ (مداخلت) نہیں، Mushtaq and you have to answer, you are the Minister of-----

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): نہیں یہ Relate کرتا ہے پولیس سے۔

Madam Deputy Speaker: Let him answer, please time is-----

Advisor for Higher Education: No, Mehmood Khan is no more Interior Minister now.

میڈم سپیکر! بات یہ ہے کہ جیسے نلوٹھا صاحب نے بات کی ہے، ایسا نہیں ہے، یہ پولیس کے بارہ چودہ نوجوان ایک جگہ پھنس گئے تھے، یہ عید کے تیسرے دن کا شاید واقعہ ہے کہ جب ناران میں بہت سارے سیاح Sack up ہو گئے تھے اور ایک دم سے Snowfall شروع ہوئی، سارے راستے بند ہو گئے اور ناران میں بھی سیاح پھنس گئے تھے۔ یہ آگے تھے، مجھے جگہ کا نام یاد نہیں ہے لیکن ناران سے بھی کوئی ڈیڑھ دو گھنٹے کی Drive پہ آگے کوئی جگہ آتی ہے، یہ وہاں پر تھے۔ وہاں بھی کوئی مائن تھی، وہاں اس کی لیبر بھی تھے لیکن جب یہ اچانک موسم چھینچ ہو گیا Unexpectedly تو اس میں یہ جو لوگ تھے پولیس کے، یہ ان کی وہاں ایک چوکی ہوتی ہے جو صرف Summer میں اس راستے کی پروٹیکشن کیلئے ہوتی ہے۔ تو یہ Winter میں وہاں پر نہیں ہوتی لیکن یہ اس کے زد میں آگئے۔ راستے بند ہو گئے اور انہوں نے اپنے طور پر کسی طرح آگے نکلنے کی کوشش کی۔ بد قسمتی سے ان کے اوپر گلیشیر زلزلہ بھی ہو گیا تھا اگلے دن، تو یہ گلیشیر کے نیچے دب گئے تھے سارے۔ ہم نے صوبائی حکومت نے بڑی کوشش کی، میڈیا کے اوپر بھی بڑی چیزیں آرہی تھیں۔ Regarding جو باقی ٹورسٹ تھے ناران کے اندر کہ ان کا کھوجنا بہت مشکل ہو رہا تھا اور موسم تھا کہ ہر لمحے مزید خراب ہوتا جا رہا تھا۔ ہم نے مانسہرہ سے ٹیمیں روانہ کیں، بڑی مشکل سے اسسٹنٹ کمشنر کسی طریقے سے پہنچ سکا ناران میں، پولیس نے اور ہم نے فوج سے مدد طلب کر لی تھی۔ فوج نے بھی بڑی کوشش کی، این ڈی ایم اے سے بھی ہم نے ہیلی کاپٹر لیا، وہ بھی ہمارے پاس آ گیا۔ شاید دو دفعہ ہیلی کاپٹر نے کوشش کی اس علاقے میں جانے کی اور مانسہرہ سے جا کے اس کو واپس آنا پڑا اور یہ غازی میں لینڈ کرتا رہا۔ کیونکہ آگے وہ نہیں جا پا رہا تھا اسی جگہ پر جہاں پر پولیس کے جوان پھنسے ہوئے تھے اور پھر بعد میں جب موسم تھوڑا کلیئر ہوا، ہیلی کاپٹر پہنچ گیا پھر تیسرے دن شاید۔ تو یہ لوگ گلیشیر کے نیچے ان کو کسی طریقے سے نظر آ گئے، وہ Dogs لیکر گئے ہوئے تھے تو پھر ان کی Dead Bodies کو وہاں سے Recover کیا تو یہ اس طریقے سے ہوا تھا۔ اس میں کسی غفلت اور کوتاہی نہیں تھی بلکہ موسم اتنا شدید ہو گیا اور Unexpectedly ہو گیا اور اسی لئے ہم نے ریسکیو 1122 جو ہم سے پہلے صرف پشاور اور مردان تک تھا۔ اب اس کا دائرہ پورے صوبے تک پھیلا رہے ہیں اور اس موجود جو فیز چل رہا ہے، اس میں تین ڈسٹرکٹس ایبٹ آباد، کوہاٹ اور سوات ہیں، اس کے بعد مانسہرہ، دیرپور، لوئر اور اس طرح چترال۔ تو یہ ہم



ناران میں بھی ہم ایک پوائنٹ بنا رہے ہیں اور Hill Station کے اوپر جہاں کبھی کوئی اس طرح کا واقعہ ایسے علاقوں میں رونما ہو جائے تو ہمارے ریسکیو کی ٹیمیں وہاں پہلے سے موجود ہوں۔

نوابزادہ ولی محمد خان: میڈم سپیکر صاحبہ!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلو تہا صاحب د دی Answer ور کپی اول۔ اوکے، اوکے۔ پلیز مائیک دے دیں ان کو۔

نوابزادہ ولی محمد خان: تھینک یو میڈم سپیکر۔ سردار نلو ٹھا صاحب نے جو توجہ دلاؤ نوٹس پیش کیا ہوا ہے۔ یہ مشتاق غنی صاحب جو کہہ رہے ہیں، یہ بات ایسی نہیں ہے، یہ لوگ وہاں پر ناران میں شدید بر فباری کی وجہ سے، یہ ہمارے ضیا الرحمان صاحب کا حلقہ ہے، اس میں یہ لوگ جو وہاں پر سارے، جو بر فباری ہو رہی تھی تو اس میں ان کی موت واقع ہو گئی تھی اور وہ شہید ہو گئے وہاں پہ۔ ہم نے اس کے بارے میں Applications بھی دی ہوئی ہیں، سب کچھ دیا ہے۔ کیا وہ پاکستانی نہیں ہیں یا وہ پولیس کے محکمے میں نہیں ہیں کہ ان کو، مطلب ہے شہداء کے پیکیج میں نہیں ہیں؟ آج تک ان کے چھوٹے چھوٹے بچے کسی نے ان کے ساتھ امداد ہی نہیں کی۔ نہ کوئی صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے ان کے کوئی گھر بھی گیا ہے، کہ یہاں پر کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے؟ آن ڈیوٹی وہ تھے، مشتاق صاحب ایسے نہ کہیں کہ ان کی نہیں ہے۔ جس طریقے سے ان کو لوگوں نے اٹھایا وہاں پر لایا، کم از کم یہاں پر تو پولیس کے تو نوکر تھے، اس میں، سروس میں تھے ان کی کوئی امداد تو ہونی چاہیے، آج تک کسی نے ان کو پیسے دیئے، ہم تو یہی کہہ رہے ہیں کہ ان بندوں کی کچھ امداد تو ہونی چاہیے۔ اگر شہید نہیں ہوئے ہیں، آپ کہہ رہے ہیں ہم تو کہہ رہے ہیں کہ ٹھیک ہے سلائڈنگ کی وجہ سے ہوئے ہیں لیکن ان کے بچے ہیں، ان کیلئے کوئی پیکیج تو ہونا چاہیے۔ ہم تو اس ایوان سے یہی مطالبہ کر رہے ہیں، وزیر اعلیٰ سے اور آپ سے کہ ان کی کچھ نہ کچھ مدد دہونی چاہیے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): جو بات انہوں نے کی ہے پیکیج والی، شہداء پیکیج جو ہے، وہ دہشتگردی میں جو پولیس کا جوان شہید ہو جاتا ہے، اس کیلئے ہوتا ہے لیکن بات ان کی بھی صحیح ہے کہ وہ ڈیوٹی کے دوران وہاں پر شہید ہوئے ہیں اس واقعے میں، اس بات کو ہم آگے فورم پر اٹھائیں گے، لے جائیں گے

آگے اور ہمارے خیال میں تو پولیس ڈیپارٹمنٹ کی اپنی Compensation کا سسٹم ہے ان کے پاس، انہوں نے کی ہوگی اور اگر نہیں کی تو ہم وزیر اعلیٰ کی نوٹس میں لائیں گے اس بات کو اور ان کو Compensation ضرور دلوائیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تو یہ آپ کریں گے نا، یہ آپ کے ذمے ہے نا۔ You will do that, okay۔  
اوکے نلوٹھا صاحب! بس Last one دے۔ Nalotha Sahib! Carry on، مائیک دے دیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اب مجھے اپنی وضاحت کرنی پڑ گئی ہے کہ میں ممبر صوبائی اسمبلی، اسمبلی فلور کے اوپر کھڑے ہو کر جس طرح مشتاق غنی صاحب نے کہا ہے کہ اس طرح بات نہیں ہوئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی جھوٹ، غلط بیانی سے کام لے رہا ہوں۔ جناب میڈم! مجھے افسوس ہے کہ کب تک ہم ان چیزوں کو چھپاتے رہیں گے اور ڈیپارٹمنٹس کا دفاع کرتے رہیں گے۔ کیونکہ آپ کی ایک ذمہ داری ہے صوبائی حکومت کے ذمے، میں نے پہلے کہا ہے کہ اس میں اگر کے پی کے پولیس اپنا فرض ادا کرتی ہے یا جن لوگوں نے کوتاہی کی ہے، ان کے خلاف ایکشن لیتی تو عوام کا اعتماد بحال ہوتا۔ قطعاً یہ بات نہیں ہے جس طرح مشتاق غنی صاحب نے کہا ہے کہ گلشیر آگیا اور وہ نیچے دب گئے، یہ بات نہیں ہے۔ میڈم! ان میں سے ایک بچہ زندہ ہے، ابھی زندہ ہے۔ اس کو بلایا جائے اور انکو اٹری کی جائے، میرا یہ مطالبہ ہے کہ کیوں ان بچوں کے ساتھ ظلم ہوا ہے۔ میڈم سپیکر! جس دن وہ نکلے ہیں اس چوکی سے، اس بچے نے قسم اٹھائی ہے کہ ہم نے جو تہوہ پیا ہے تہوہ، تو چینی ڈالنے کیلئے ہمارے پاس چینی نہیں تھی، کھانے کیلئے کوئی چیز نہیں تھی، ہم زندگی اور موت سے لڑتے لڑتے ہم نے کہا مانسہرہ پہنچ جائیں گے لیکن ہم نہیں پہنچ سکے۔ اس نے کہا میرے چار ساتھی، کوئی گلشیر نہیں آیا ہے، وہ خوراک نہ ہونے کی وجہ سے وہاں سے نکلے ہیں اور جب وہ چلتے چلتے، وہ یہ کہہ رہا تھا کہ ہم آدھا کلو میٹر آئے تو اوپر سے ایک تودہ آیا، ہم اس تودے کے ساتھ نیچے دریا تک چلے گئے۔ پھر وہاں سے ہم نے جدوجہد کی، کوشش کی اور لڑکتے پھسلتے پھسلتے میں زندہ پہنچ گیا اور میرے چار ساتھی راستے میں دم توڑ گئے۔ اب ایک بات تو یہ ہوگئی میڈم سپیکر! انہوں نے جو ہیلی کاپٹر صوبائی حکومت نے دیا ہے، ان کو پوچھنا چاہیے صوبائی حکومت کو کہ وہ ہیلی کاپٹر دو دفعہ بالکل

وہاں پر گیا ہے اور وہ کارروائی پوری کر کے واپس آ گیا۔ یہ جوان بچوں کو ریسکیو کیا گیا ہیں، ان کی لاشیں ڈھونڈی گئی ہیں، ایلپیٹ فورس کی دوسرے نوجوانوں نے جوان کے ساتھ کام کرتے تھے اور ان کے رشتہ داروں نے لاشیں ڈھونڈی ہیں، ڈیپارٹمنٹ لاشیں نہیں ڈھونڈ سکا ہیں۔ میڈم! چھٹے دن لاشیں ملی ہیں۔ میں حیران ہوں کہ مشتاق غنی صاحب کا تعلق ایٹ آباد سے ہے، ان کے ضلع کا ایک بچہ اس میں شہید ہوا ہے۔ ایک بٹ گرام کا بچہ شہید ہوا ہے اور دوسرے بھی جو تھے وہ اسی کے پی کے بچے تھے۔ میرا یہ مطالبہ ہے کہ ایک انکوائری ٹیم تشکیل دی جائے، مشتاق غنی صاحب اس کے سربراہ ہوں تاکہ ان کو حقیقت کا پتہ چل جائے کہ کیوں یہ غفلت برتی گئی ہے۔ یہ چار قیمتی جانیں جو اس محکمے کی خدمت کرتے تھے، جنہوں نے اس محکمے کیلئے قربانی دی ہے، صوبے کیلئے اور عوام کیلئے قربانی دی ہیں۔ تو برائے مہربانی یہ بھی انکوائری کریں اور مشتاق غنی صاحب! ادھر آپ کے پاس اختیارات ہیں، آپ اس فلور کے اوپر کھڑے ہو کر ان بچوں کیلئے شہداء پیسج کا اعلان کریں، میں یہ آپ سے مطالبہ کرتا ہوں۔ آپ سی ایم صاحب کے Behalf پر اعلان کریں، ان کا حق بنتا ہے۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مائیک کھولیں، پلیز۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں یہ ثابت نہیں کر رہا، میں نے یہ آپ سے کہا ہے کہ یہ گلشیر والا بالکل واقعہ ہوا ہے۔ یہ وہاں سے نکلے ہیں، پیدل چلنے کیلئے نکلے ہیں، فوڈ کی Shortage ہوئی ہے، تین چار دن کوئی وہاں Access نہیں ہو پا رہا تھا۔ آرمی نے بھی اپنے طور پر بڑی کوشش کی، پولیس کے لوگوں نے بھی کی، ہم نے ہیلی کاپٹر بھی، میں نے آپ کو بتایا کہ ہم نے این ڈی ایم اے سے حاصل کیا، وہ دودھ پر واز کر کے آیا اور جب آگے جاتا تھا تو خراب موسم کی وجہ سے وہاں لینڈ نہیں کر پاتا تھا۔ پھر اس نے لینڈ بھی کیا اور ان کے اپنے رشتہ دار بھی تھے، جب موسم کلیئر ہوا، وہ بھی پہنچ گئے، انہوں نے یقیناً بڑی مدد کی ہے اور جتنی انہوں نے کی ہے شاید کسی نے نہ کی ہوگی، اس سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ صرف میں آپ کو ان واقعات کا اعادہ کروانا چاہتا ہوں کہ وہ موسم اتنا زیادہ اچانک رف ہو کہ ان لوگوں تک پہنچ ہی نہیں پائے اور یہ صحیح بات ہے کہ ان کے پاس خوراک کی کمی ہوئی، سردیوں میں جو لوگ وہاں رہتے ہیں، وہ اپنا سٹاک کرتے ہیں

لیکن وہ سردیاں تھیں نہیں، بہت Early stage تھی۔ ابھی سٹاک کا ٹائم ہی نہیں آیا تھا کہ اچانک یہ اتنی بڑی Snowfall شروع ہو گئی اور سارے علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا جس کی وجہ سے یہ نار ان میں بھی جو لوگ عید منانے گئے ہوئے تھے، وہ بھی سارے وہاں پھنس کر رہ گئے اور آگے یہ لوگ جو تھے، یہ بھی آگے پھنس گئے تھے۔ بحر کیف ان کیلئے جیسے میں نے آپ سے کہا ہے ان شاء اللہ اگر ان کو Compensation نہیں دی گئی گورنمنٹ کی طرف سے، تو میں وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں لاؤں گا اور ان کو ہم Compensation دلوائیں گے۔ جو بھی ان کی Families کی مدد گورنمنٹ کی طرف سے ہو سکی ہم ضرور کروائیں گے، یہ میں آپ کو ابشورنس دیتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ان کی Compensation، Okay compensation تو-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب کا مائیک آن کر دیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: Compensation تو آئیں گی میڈم! شہداء پہنچ میں ان بچوں کو شامل کریں، یہ

فلور کے اوپر کہہ دیں۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو میڈم! میری یہ کال اٹینشن نوٹس کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: دیکھیں، نہیں نہیں، آپ جو ہے۔ آپ کی وساطت سے میڈم!-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق غنی صاحب کا مائیک آن کریں۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: آپ کی وساطت سے شہداء پہنچ جو ہے وہ دہشتگردی میں جو شہید ہوتے ہیں، وہ ان

کیلئے ہے۔ اب ہم بات کریں گے وزیر اعلیٰ سے کہ وہ اس میں آسکتے ہیں یا نہیں آسکتے کوئی اور طریقہ اختیار

کریں۔ میں یہاں پر اعلان کر دوں اور وہ Possible ہی نہ ہو تو میں ایسا اعلان بھی نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ

آپ کو ضرور یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ ہم بات کر کے ان کو Compensation دلوائیں گے اور

جو Maximum ہو سکا ہم ان کیلئے کریں گے۔

(مداخلت)

Madam Deputy Speaker: It can not go like this-----

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: No. Next is-----

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Sardar Aurangzeb! You had done it. Next Call Attention, Mr. Sardar Hussain MPA, to please move his Call Attention Notice No. 711 in the House.

جناب سردار حسین (چترالی): تھینک یو میڈم سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ جولائی 2015 میں چترال میں شدید ترین سیلاب آیا اور کئی گاؤں تباہ ہو گئے کم و بیش ہزاروں گھرانے بے گھر ہوئے۔ وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، گورنر، چیف آف آرمی سٹاف تشریف لائے اور ہیلی کاپٹر میں متاثرین کو ایک بیابان میں لاکے ڈالا۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے گاؤں کے پہاڑوں میں دس دس مرلہ فی گھرانہ زمین دینے کی ہدایت کی، فائلیں تیار ہوئیں لیکن ابھی تک اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ متاثرہ لوگ ابھی تک خیموں میں سخت سردی میں رہ رہے ہیں جس سے خصوصاً معمر لوگ بچے اور خواتین کی حالت قابل رحم ہے۔ کچھ غیر سرکاری ادارے شیلٹر بنانے کیلئے آئے اور زمین دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے متاثرین کیلئے شیلٹر نہیں بنا سکے۔ لہذا اس سلسلے میں حکومت فوری توجہ دیں اور متاثرین کے ساتھ وزیر اعلیٰ کی ہدایت کی روشنی میں سلوک کیا جائے۔

میڈم سپیکر! یہ لوگ سردیوں میں ابھی محترم مشتاق غنی صاحب نے فرمایا کہ گڈ گورننس، جب سیلاب آئے تو وہاں پر وزیر اعظم صاحب تشریف لائے، وہاں پر چیف آف آرمی سٹاف آئے، وزیر اعظم نے Verbal directives دیئے کہ فوری طور پر ان کو محفوظ جگہوں میں لے جائیں۔ اس کے بعد چیف آف آرمی سٹاف، فوج کے سربراہ آئے انہوں نے کہا کہ ان کو محفوظ جگہ دی جائے۔ صوبے کا چیف ایگزیکٹو آیا اور مجھے بلا کے کہا اور Written directives دیئے لیکن وہ ابھی تک ان کی فائلوں میں پڑی ہیں۔ صورتحال یہ ہے کہ یہاں پر گڈ گورننس کی بات تو ہو رہی ہے، کانٹری ٹیوشن آف پاکستان میں Provincial Government means Chief Minister and his cabinet and now is changed. Chief Secretary and bureaucracy کے بعد آپ دیکھیں گے متعلقہ چیپ اس ادا ہر بیٹھا ہوگا اور یہ ہاؤس بھی خالی ہوگا اس وقت۔ (تالیاں) میں جی آپ کو باور کرانا چاہتا ہوں مجھے کہا جا رہا ہے کہ سمری لائیں۔ وزیر اعظم نے اعلان کیا، چیف آف

آرمی سٹاف نے کیا، میرے صوبے کے چیف ایگزیکٹو نے کیا تو میں کیا بارک اوباما سے سمی لے آؤں، میرے پاس اور کیا ذریعہ رہ گیا ہے؟ ابھی تک فائلیں پڑی ہیں۔ میڈم سپیکر! میرے حلقے کا اے ڈی پی زیرو یوٹیلٹیز ہوا ہے، ابھی تک زیرو۔ چترال جیسا علاقہ کہ جس میں پشاور کے اندر پشاور جیل میں قیدیوں کو ٹھکانی کیلئے روزانہ چار گھنٹے باہر نکالا جاتا ہے اور چترال کے جو قیدی ہیں، اس کو ہفتے میں تین دن، تین گھنٹہ دیا جاتا ہے کہ جاؤ تم آزاد ہو اور ٹھیک سات دن کے بعد پھر تم اپنے گھر جا سکتے ہو۔ گزشتہ ستر سالوں سے یہی ہمارے ساتھ ہو رہا ہے۔ ابھی ہم پر Earthquake کی باتیں ہوئیں۔ آپ گوگل ارتھ پر جا کر دیکھیں یہ ہندوکش چترال میں ہے۔ چار مختلف جگہوں سے چترال میں فالٹ لائن گزری ہیں۔ لوگ مرے تباہ و برباد ہو گئے، ہم داویلا نہیں مچاتے ہیں، ہم سیاست نہیں کرتے ہیں، ہم اسمبلی میں شور نہیں کرتے ہیں۔ محترمہ! چترال کو ابھی یہ زمین کوئی ریگی لمرہ کا پلاٹ نہیں ہے، یہ خالی پہاڑ ہیں، وہ پہاڑ میں مانگتا ہوں۔ حالانکہ چترال ایک ضلع نہیں، یہ ایک ریاست ہے، یہ 1948 میں یہ Merged ہوا ہے۔ His High ness Muzaffar ul Mulk اور قائد اعظم محمد علی جناح کے درمیان معاہدے کے تحت یہ ہوا ہے۔ کچھ بھی گورنمنٹ کا وہ ہم پر نہیں ہے، یہ ریاست کی تھی لیکن آج ہمارے ساتھ یہ ظلم۔ یہ کہتے ہیں گڈ گورننس۔ 2012 میں آراچی ہسپتال اپ گریڈ ہو گئی، 2015 تک، آج تک اس کا ٹینڈر نہیں ہوا۔ Where is the good governess, show me? کہاں پر ہے؟ اے ڈی پی 2012، 2013 اور 2014 اس وقت میرے والے علاقے میں جہاں پر سیلاب آیا تھا، وہ ساری فائلیں، چیف منسٹر کا میں مشکور ہوں۔ یہ بیورو کریسی جگہ جگہ فائل روکتے ہیں، سیکرٹری ڈی ایس کو لکھتا ہے، ڈی ایس سپیشل سیکرٹری، سپیشل سیکرٹری ایس او، ایس او پھر Observation لگا کے واپس ضلعوں میں بھیجتے ہیں اور جب ہم جاتے ہیں، میں اور سلیم خان گئے تھے ایک ڈی جی کے پاس، ہم نے کہا یہ کام کرنا ہے، کہتا ہے اس کا اختیار مجھے نہیں ہے۔ یہ کریں، پیسے نہیں ہیں، میں نے کہا پھر کیوں بیٹھے ہوں۔ کہتا ہے مجھے تنخواہ ملتی ہے۔ میڈم سپیکر! دنیا میں کام کرنے کیلئے تنخواہ دی جاتی ہے یہاں پر کام نہ کرنے کی تنخواہ دی جاتی ہے اور الاؤنسز دیئے جاتے ہیں، یہ کیا بات ہے؟ آج ایم پی اے کے پاس کیا ہے۔ منسٹر، (مداخلت) ایک منٹ، ایک منٹ مشتاق غنی صاحب۔ مشتاق غنی صاحب! آپ ٹھہریں مجھے بات کرنے دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! ہاں بس ختم۔ ایک منٹ اور۔

جناب سردار حسین (چترالی): میری ریکوریٹ ہے، میری ریکوریٹ یہ ہے چیف منسٹر نے ہمیں دیا، اعلان کیا، متعلقہ وزیروں نے کیا، آج پہلے کہا جاتا تھا Political interference آج ایک بھی منسٹر کرپٹ نہیں ہے، کوئی منسٹر کرپٹ نہیں ہے۔ بہترین پالیسیاں دی ہیں، میں بار بار کہتا ہوں، ہیلتھ میں دیئے ہیں، ایجوکیشن میں دی ہیں لیکن میں ریکوریٹ کرتا ہوں مشتاق غنی صاحب سے خدا کیلئے دیکھیں کہ دفتر میں کیا ہو رہا ہے، ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ آپ نے ہمیں پیسے دیئے، میں چیف منسٹر کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ تین دن، تین دن محترمہ! وہ فلڈ کے پیچ میں بیٹھتے رہے۔ ایک ایک قسم کے ڈائریکٹو دیتے رہے لیکن پرسوں پھر میں اس کے پاس گیا تو بولنے لگے یہ نہیں ہوا وہ نہیں ہوا۔ پی ڈی ایم اے بنائی گئی، Is now a permanent Disaster Management، پانچ مہینے میری فائلیں اس نے رکھی۔ آج لوگ وہاں بھوکے مر رہے ہیں، تکلیف میں ہیں، پریشانی میں ہیں۔ میں کہتا ہوں گڈ گورننس آپ کا ہے، میں مانتا ہوں Chief Minister is Government۔ میں کہتا ہوں ہر منسٹر اچھا ہے لیکن جو نیچے کام ہو رہا ہے، اس میں ہمارے ساتھ زیادتیاں ہو رہی ہیں۔ تھینک یو دیری مچ۔

Madam Deputy Speaker: I don't want any debate on this. Mushtaq Sahib! You carry on, I don't want any debate on that, Mushtaq Sahib! You carry on. I don't want any debate. Okay, you can bring another call attention.

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: میڈم! میں صرف یہ درخواست کروں گا کہ سردار حسین صاحب ادھر سے گورنمنٹ کے خلاف بڑی دھواں دھار تقریر بھی کر رہے ہیں اور سی ایم صاحب کا شکر یہ بھی ادا کر رہے ہیں۔ اسی لمحے ان کو ناراض بھی نہیں کرنا چاہتے اور ساتھ تنقید بھی بھرپور کر رہے ہیں۔ حالانکہ ان کے کیس میں سی ایم صاحب نے جو اعلان کیا تھا، وہ سمری پر، انہی کی درخواست کے اوپر اور انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ اس ایک ہزار کنال زمین کیلئے اور وہ سمری جو ہے وہ ابھی بالکل، شاید فائنل سٹیج پر ہے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ Expedite کریں گے اور جلد از جلد آپ کا یہ کام، میرے خیال میں اتنی بڑی بات نہیں تھی، آپ ہمیں اپنی جگہ بھی کہتے، حکم دے دیتے تو ہم جا کے سمری کو نکال دیتے وہاں سے جدھر بھی کہیں Struck up ہوئی ہے۔ تو یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں، آپ کے ساتھ مل کے اس کو نکالیں گے ہم،

اس سمری کو نکالیں گے اور تاکہ، چونکہ یہ وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا ہوا ہے اور وزیر اعلیٰ نے سمری بھی اس کے اوپر لکھا ہوا ہے Put up summary-----

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ کاؤنٹ کریں اگر کورم کمپلیٹ نہیں ہے تو-----

سینیئر وزیر (صحت): کمشنر چترال، تو وہ سارا ایک پوری فائل بنی ہوئی ہے ان شاء اللہ ہم اس کو Expedite کریں گے تاکہ جلد از جلد یہ پلاٹ دس مرلے کے حساب سے لوگوں کو الاٹ ہو اور لوگ اپنے مکانات تعمیر کر سکیں۔

جناب سردار حسین (چترالی): تھینک یو ویری مچ سر۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں-----

ایک رکن: میڈم! کورم پورہ نہ دے۔ میڈم! ختموئی، خلق تلی دی۔ میڈم! دا دوہ کسان ناست دی، دا سپی بنہ نہ بنکاری۔

(اس مرحلہ پر کورم پورا نہیں تھا)

Madam Deputy Speaker: As the quorum is not complete, the sitting is adjourned till 03:00 pm, Thursday 17<sup>th</sup> March 2016.

---

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 17 مارچ 2016 بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)